سلسلۂ اشاعت مؤسسہ نور ہدایت ۔ ۱۰

صحیفۃ السّاجدین

مرتبہ پرنس سرتاج مرزا مرحوم

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآبؒ، چوک، لکھنؤ ۔ ۳ (یو۔ پی۔) انڈیا

نام کتاب : صحیفۃ السّاجدین

ترتیب : مرحوم پرنس سرتاج مرزا صاحب

ناشر : نور ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ

سرورق : ایڈورٹائزرس انڈیا، لکھنؤ

کمپوزنگ : آئیڈیل کمپیوٹرس پوائنٹ، پاٹانالہ لکھنؤ (9935025599)

طباعت : ڈائمنڈ آفیسٹ پریس، نخاس، لکھنؤ

تعداد : ایک ہزار

سنہ اشاعت : فروری ۲۰۰۸ء

ملنے کے پتے

سرتاج منزل، ۹-۱۳۹اے، کٹرا جہانگیر بیگ، نخاس، لکھنؤ۔۳ (فون: 2260107)

نور ہدایت فاؤنڈیشن، امامباڑہ غفران مآبؒ، چوک، لکھنؤ۔۳ (فون: 2252230)

فہرست

عناوین	صفحہ

عرض ناشر

''اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ''

زیر نظر کتاب ان ادعیہ وزیارات کا مجموعہ ہے جنہیں مرحوم پرنس سرتاج مرزا صاحب نے مختلف کتابچوں میں اپنی حیات میں ترتیب فرما کر شائع کیا تھا۔

پرنس سرتاج مرزا صاحب مرحوم کی پوری حیات بندگیٔ پروردگار میں گذری۔ دعائیں اور زیارتیں پڑھنا مرحوم کے معمولات زندگی کا اہم جزو تھا اور ان کی خواہش دوسرے تمام مومنین سے بھی یہی رہتی تھی کہ مومنین زیادہ سے زیادہ اس سامع الدّعاء وقاضی الحاجات سے لولگائیں جس کا ارشاد ہے کہ ''اُدْعُوْنِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ'' یعنی ''مجھ سے مانگو میں پورا کروں گا'' اسی جذبہ کے تحت مرحوم نے اپنی حیات میں کئی کتابچے ادعیہ وزیارات سے متعلق شائع کئے جو مقبول عوام وخواص ہوئے۔

''تحفۃ الساجدین'' نور ہدایت فاؤنڈیشن کی کتابی صورت میں دسویں پیشکش ہے۔ ادارہ مرحوم کے کتابچوں کو یکجا کر کے چند قصائد ومناقب کے اضافے کے ساتھ دوبارہ اس لئے شائع کر رہا ہے تا کہ ان زیارتوں اور دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ مومنین استفادہ کر سکیں تا کہ نتیجے میں مرحوم کی روح کو مستقلاً ایصال ثواب بھی ہوتا رہے۔

نور ہدایت فاؤنڈیشن کے اراکین دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ بطفیل محمدؐ وآل محمد علیہم السلام مرحوم پرنس سرتاج مرزا صاحب کو جوار معصومینؑ میں جگہ عنایت فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کرامت فرمائے۔ مومنین سے التماس ہے کہ دعا خوانی کے وقت مرحوم کو سورۂ فاتحہ ایصال فرما کر خود بھی ثواب کے حقدار ہوں۔

قائم مہدی نقوی تذہیبؔ نگروری

نور ہدایت فاؤنڈیشن امامباڑہ غفران مآبؒ،

مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ

دعائے مطالعہ

کتاب خلاصۃ الاذکار میں ہے کہ مطالعہ کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَخرِجنِی مِنْ ظُلُمَاتِ الوَھمِ وَاَکرِمنِی بِنُوْرِ الفَھمِ اَللّٰھُمَّ افتَحْ عَلَینَا اَبوَابَ رَحمَتِکَ وَانشُرْ عَلَینَا خَزَائِنَ عُلُومِکَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

امام عصرؑ کی خصوصی نماز

تمام مومنین پر لازم ہے جو امام کی حکومت عدل کا انتظار کر رہے ہیں اور آنحضرت کا عشق سینے میں موجزن ہے خضوع وخشوع کے ساتھ امام عصرؑ کی خصوصی نماز پڑھیں اور خداوند عالم کی بارگاہ میں تعجیل ظہور کی دعا کریں اور یہ نماز خاص طور سے امام عصرؑ ہی سے منقول ہے۔ امام نے فرمایا ہے کہ اس نماز کا ثواب خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

کیفیت نماز امام عصرؑ

۱ دو رکعت نماز بعنوان صاحب الزمان بجالائے۔ ہر دو رکعت میں سورہ حمد (اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن) کو سو مرتبہ پڑھیں پھر سورہ حمد ختم کر کے ایک بار "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد" پڑھیں رکوع وسجود کا ذکر سات سات مرتبہ بجالائیں۔ یہ عمل دونوں رکعتوں میں انجام دیں۔

۲۔ بعد نماز ایک مرتبہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ وَحدَہٗ) کہے۔

۳۔ تسبیح فاطمہؑ زہرہ پڑھیں (۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکبر، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہ)۔

۴۔ پھر سجدہ میں جا کر سو بار صلوات پڑھے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اس نماز کو صدق دل سے بجالانے سے تمام عمومی وخصوصی مشکلات آسان ہوں گی۔ امام زمانہؑ کے ظہور کی دعا کریں۔

دعائے توبہ

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ والرَّحِیْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ وَاَسْئَلُهُ اَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ یَتُوْبَ عَلَیَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ خَاشِعٍ فَقِیْرٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ لَا یَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَیٰوتًا وَلَا نُشُوْرًا۔

استغفار کرتا ہوں اس خدا سے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، وہ حی و قیوم اور رحمن و رحیم ہے صاحب جلال و کرم ہے اور اسی سے توبہ کرتا ہوں اور اسی سے سوال کرتا ہوں کہ صلوات وسلام ہو محمد اور ان کی آل پر اور اس ذلیل بندے کی توبہ کو قبول فرمالے جو بندہ عاجز وڈرنے والا فقیر مسکین گریہ وزاری کرنے والا ہے جو اپنے نفس کے لئے نفع وضرر کا مالک نہیں ہے۔ نہ موت وحیات نہ حشر ونشر (دوبارہ زندہ کرنے پر) کا مالک ہے۔

دعائے استغفار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ نِعْمَةٍ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ کُلِّ شَرٍّ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ۔

دُعائے اَللّٰھُم کُن لِولِیّکَ

اَللّٰهُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰاتُکَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبَائِهٖ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَةٍ وَلِیًّا وَحَافِظًا وَقَآئِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِیْلاً وَعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَهٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهٗ فِیْهَا طَوِیْلاً۔

دعاء درشبہائے جمعہ

یَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّۃً وَاغْفِرْ لَنَا یَاذَا الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ۔

اے ہمیشہ کی فضیلت کائنات پر رکھنے والے اور تمام مخلوقات کو اپنا عطیہ دونوں ہاتھوں سے دینے والے ''اے روشن کرنے والے محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات وسلام ہو جو کائنات میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور ہماری مغفرت کر اے بلند واعلیٰ اسی شام۔

نماز مغفرت والدین واولاد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے وہ ہر شب اپنے فرزند اور اپنے والدین کے واسطے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ رکعت اوّل میں بعد اَلْحَمْدُ کے سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا اور دوسری رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے اِنَّا اَعْطَیْنَا کے بعد قنوت پڑھے۔ پھر نماز تمام کرنے کے بعد دس مرتبہ ''رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْراً'' پڑھے۔

نیت نماز: ۲ رکعت نماز مغفرت اپنی اولاد ووالدین کے لئے پڑھتا ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ۔

نماز ردمظالم: جناب زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے ذمہ بندوں کے حقوق ہوں اور وہ ادا نہ کرسکتا ہو اور نہ ان سے معاف کرا سکتا ہو تو وہ شخص یہ نماز پڑھے بری الذمہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ راضی کرے گا ان کو بروز قیامت ہر چند کہ بعدر ریگ بیاباں ہو اور وہ نماز پڑھنے والا طرف جنت کے بے حساب مانند بجلی کے اس جماعت کے ہمراہ جو پہلے داخل جنت ہوگی۔ یہ نماز ۴ رکعت ہے جس وقت چاہے پڑھو۔ پہلی رکعت میں بعد اَلْحَمْدُ کے ۲۵ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ، دوسری رکعت میں ۵۰ مرتبہ، تیسری رکعت میں ۷۵ مرتبہ، چوتھی رکعت میں ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر نماز تمام کرے۔

دعائے ندبہ

دعائے ندبہ شروع کرنے سے پہلے کہے کہ یَا مُحَمَّدُ وَیَا عَلِیُّ یَا فَاطِمَةُ یَا صَاحِبُ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ وَلَا تُهْلِكْنِیْ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَرٰى بِهٖ قَضَآئُكَ فِیْ اَوْلِیَآئِكَ الَّذِیْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِیْنِكَ اِذْ خْتَرْتَ لَهُمْ جَزِیْلَ مَا عِنْدَكَ مِنَ النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ الَّذِیْ لَا زَوَالَ لَهٗ وَلَا اِضْمِحْلَالَ بَعْدَ اَنْ شَرَطْتَ عَلَیْهِمُ الزُّهْدَ فِیْ دَرَجَاتِ هٰذِهِ الدُّنْیَا الدَّنِیَّةِ وَزُخْرُفِهَا وَزِبْرِجِهَا فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ

ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔ رحمت نازل ہو نبی اور سردار حضرت محمد مصطفیؐ اور ان کی آل پر اور ان پر ایسا سلام ہو جو سلام کا حق ہے۔ بار الٰہا ان تمام احکام کے لئے جو تو نے اولیا کے لئے مخصوص کر کے جاری فرمائے ان کے لئے تو لائق حمد وثنا وتشکر ہے، پروردگار تو نے ان کو اس نعمت کے لئے برگزیدہ کیا جو تیری نعمتوں میں سب سے بلند نعمت ہے۔ ایسی نعمت ہے زوال وفنا نہیں۔ اے اللہ تو نے ذلیل دنیا اور اس کی آرائش وزینت کی دلکشی سے ان کو متنفر بنا کے زہد وورع کا لباس پہنایا اور چونکہ تو بہتر جانتا تھا کہ وہ ان شرائط کو پورا کرنے والے ہیں اس لئے تو نے ان کے لئے یہ امور لازم کر دیئے اور اس کے صلے میں تو نے ان کی تعریف اور ان کے ذکر کو بلندی

وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفَآءَ بِهٖ فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ وَالثَّنَآءَ الْجَلِيَّ وَاَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلٰٓئِكَتَكَ وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيْعَةَ اِلَيْكَ وَالْوَسِيْلَةَ اِلٰى رِضْوَانِكَ فَبَعْضٌ اَسْكَنْتَهٗ جَنَّتَكَ اِلٰى اَنْ اَخْرَجْتَهٗ مِنْهَا وَبَعْضٌ حَمَلْتَهٗ فِيْ فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهٗ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَهٗ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ وَبَعْضٌ اِتَّخَذْتَهٗ لِنَفْسِكَ خَلِيْلاً وَسَئَلَكَ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ فَاَجَبْتَهٗ وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهٗ مِنْ شَجَرَةٍ

بخشش اور محامد و اوصاف کو ان کے سامنے پیش کر کے ان سے قریب کر دیا۔ تو نے ان کی واضح اور کھلی کھلی تعریف کی ان پر اپنے فرشتے نازل کئے اور وحی سے سرفراز فرمایا۔ اپنے علم سے نوازا اور ان کو اپنے تک پہنچنے کا ذریعہ اور حصول جنت کا وسیلہ قرار دیا۔ ان میں سے بعض کو تو نے جنت میں ایک خاص وقت تک جگہ دی اور پھر ان کو وہاں سے باہر لے آیا۔ تو نے اپنی رحمت کے سبب بعض کو کشتی میں سوار فرما کر ہلاکت سے بچایا اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو ایمان لے آئے تھے نجات دے دی۔ پالنے والے! تو نے بعض کو اپنی ذات خاص کے لئے خلیل منتخب فرمایا اور جب انھوں نے التجا کی کہ ان کی نسل سے ان کے بعد آنے والوں کو سچی زبان عطا فرما تو تو نے اسے قبول فرمالیا اور اسے بلند کر دیا۔ اور بعض سے انداز گفتگو میں درخت کی وساطت سے کلام کیا اور ان کے بھائی کو ان کا وزیر، رفیق اور شریک کار بنایا اور بعض کو بغیر باپ کے پیدا کیا

تَكْلِيمًا وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ رِدْءًا وَوَزِيرًا وَبَعْضٌ اَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ اَبٍ وَاٰتَيْتَهُ الْبَيِّنَاتِ وَاَيَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ شَرِيعَةً وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهَاجًا وَتَخَيَّرْتَ لَهُ اَوْصِيَاءَ مُسْتَحْفِظًا بَعْدَ مُسْتَحْفِظٍ مِنْ مُدَّةٍ اِلٰى مُدَّةٍ اِقَامَةً لِدِينِكَ وَحُجَّةً عَلٰى عِبَادِكَ وَلِئَلَّا يَزُولَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ وَيَغْلِبَ الْبَاطِلُ عَلٰى اَهْلِهِ وَلَا يَقُولَ اَحَدٌ لَوْ لَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُولًا مُنْذِرًا وَاَقَمْتَ لَنَا عَلَماً هَادِيًا فَنَتَّبِعَ اٰيَاتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى اِلٰى اَنِ انْتَهَيْتَ بِالْاَمْرِ اِلٰى

اور اسے کھلی اور واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدوس کے ذریعے اس کی مدد کی۔ اے اللہ! تو نے ان سب کو شریعت کے ساتھ سرفراز فرمایا اور ان کے لئے راستے مقرر فرمائے۔ پھر ان کے لئے وصی اور جانشین چنے جو تیرے دین کے قیام کے لئے ایک زمانے تک بحیثیت محافظ شریعت اور تیرے بندوں پر بطور حجت قائم رہے تا کہ حق وصداقت قائم رہے اور اپنے مقام سے ہٹنے نہ پائے اور باطل اہل حق پر غلبہ نہ پائے اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہماری طرف کسی ڈرانے والے پیغمبر کو کیوں نہ بھیجا۔ اور ہدایت کے نشان کیوں قائم نہیں کئے، تا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری نشانیوں کی پیروی کرتے۔ سلسلۂ رسالت جاری رہا یہاں تک کہ تو نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انتہا تک پہنچا دیا، درود ہو ان پر اور ان کی آل پر، تو نے انھیں اپنی تمام مخلوقات میں سے سرداری کے لئے چنا اور ان کو منتخب نفوس پر فضیلت

حَبِيْبِكَ نَجِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ فَكَانَ كَمَا انْتَجَبْتَهٗ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهٗ وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهٗ وَاَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهٗ وَاَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَدْتَهٗ قَدَّمْتَهٗ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَبَعَثْتَهٗ اِلَى الثَّقَلَيْنِ عِبَادِكَ وَاَوْطَاْتَهٗ مَشَارِقَكَ مَغَارِبَكَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُرَاقَ وَعَرَجْتَ بِهٖ اِلٰى سَمَآئِكَ وَاَوْدَعْتَهٗ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلَى انْقِضَاءِ خَلْقِكَ ثُمَّ نَصَرْتَهٗ بِالرُّعْبِ وَحَفَفْتَهٗ بِجَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَالْمُسَوِّمِيْنَ مِنْ مَلٰئِكَتِكَ وَوَعَدْتَهٗ اَنْ تُظْهِرَ دِيْنَهٗ عَلَى

بخشی اور اپنی معتمد علیہ مخلوق پر مکرم کیا تو نے ان کو جملہ انبیاء پر مقدم کیا اور اپنے بندوں میں سے ان کو جن وانس پر مبعوث فرمایا اور ان کو (عالم امکان) کے مشرق ومغرب کی سیر کروائی۔ ان کے لئے براق کو مسخر فرما کر ان کو اپنے آسمان کی طرف معراج عطا فرمائی اور ان کو اپنی خلقت اور نظام کائنات کے گذرے ہوئے اور گذرنے والے امور کا علم عطا فرمایا۔ پھر ان کے رعب وجلال سے مدد کی اور ان کے اطراف جبرئیل ومیکائیل اور دوسرے فرشتوں کو جن کے نام مقرر ہیں معین کیا (بارالہا!) تو نے سرور عالمؐ سے وعدہ فرمایا کہ ان کے دین کو تمام دینوں پر ظاہر وغالب کرے گا خواہ اس سے مشرک ناخوش ہی کیوں نہ ہوں اس امر غلبہ وبرتری کے بعد ان کا مقام ان کے اہل سے مقام صدق قرار دیا اور ان کے اہلبیت کے لئے تو نے پہلا گھر (کعبہ) قرار دیا جو انسانوں کے لئے بنایا گیا۔ بیشک یہ گھر سارے عالموں کے لئے

لَائِمٍ، قَدْ وَتَرَفِيْهِ صَنَادِيْدَ الْعَرَبِ، وَقَتَلَ اَبْطَالَهُمْ، وَنَاوَشَ ذُؤْبَانَهُمْ، فَاَوْدَعَ قُلُوْبَهُمْ اَحْقَادًا بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً وَحُنَيْنِيَّةً وَغَيْرَهُنَّ فَاَضَبَّتْ عَلٰى عَدَاوَتِهٖ وَاَكَبَّتْ عَلٰى مُنَابَذَتِهٖ حَتّٰى قَتَلَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ، وَلَمَّا قَضٰى نَحْبَهٗ وَقَتَلَهٗ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ يَتْبَعُ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ، لَمْ يُمْتَثَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فِي الْهَادِيْنَ بَعْدَ الْهَادِيْنَ وَالْاُمَّةُ، مُصِرَّةٌ عَلٰى مَقْتِهٖ مُجْتَمِعَةٌ عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمِهٖ

دوسری جنگوں میں شکستوں کے سبب کینوں سے بھر گئے، اس لئے وہ علیؑ کی دشمنی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، اور ان سے لڑنے کے لئے جمع ہو گئے تو حضرت علیؑ نے بھی بیعت توڑنے والوں (اہل جمل) ستمگاروں اور دین سے خارج ہو جانے والوں (اہل نہروان) کو واصل جہنم کیا۔ اور جب ان کا آخری وقت آ پہنچا تو پہلے بدترین شقی (قابیل) کی پیروی میں آخری بدترین شقی (عبدالرحمن ابن ملجم مرادی) نے قتل کیا اور اللہ کے حکم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی پرواہ نہ کی، پھر امت پر ان میں سے ایک کے بعد ایک ہادی آتا رہا (اور پھر زمانہ ایسا آیا کہ) امت نے ان سے مسلسل دشمنی شروع کر دی اور ان کے قطع رحم پر جمع ہو گئی اور ان کی اولاد کو مقام عزت سے گرانے پر تل گئی مگر ان میں سے چند (مومنین) ایسے بھی تھے کہ جنھوں نے رسولؐ اور ان کی اولاد کے حقوق کا خیال کیا (تو ان کا یہ حال ہوا کہ) کوئی ان

وَاِقْصَاءَ وَلَدِهٖ اِلَّا الْقَلِيْلَ، مِمَّنْ وَفَى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ فَقُتِلَ مَنْ قُتِلَ، وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ وَاُقْصِيَ مَنْ اُقْصِيَ وَجَرَى الْقَضَآءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجَى لَهٗ حُسْنُ الْمَثُوْبَةِ، اِذْ كَانَتِ الْاَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَسُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا، وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، فَعَلَى الْاَطَائِبِ مِنْ اَهْلِبَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَاٰلِهِمَا فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ وَاِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ وَلِمِثْلِهِمْ فَلْتَذْرِفِ الدُّمُوْعُ وَالْيَصْرُخْ

میں سے مارا گیا اور کسی نے قید و بند کی مصیبت جھیلی، اور کسی کو جلاوطن کر دیا گیا ان بزرگواروں کے لئے حکم خدا جس میں فلاح دارین تھا جاری ہوئے زمین تو خدا کی ملک ہے اس لئے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث قرار دیتا ہے اور اچھی عاقبت تو صرف متقیوں کے لئے ہی ہے پروردگار کی ذات پاک ہے ہر عیب سے، اس کے وعدے پورے ہو کر رہنے والے ہیں اس لئے کہ اللہ کبھی اپنے وعدے سے ٹلتا نہیں۔ وہ تو صاحب عزت وحکمت ہے اہلبیتؑ میں بھی سب سے زیادہ پاک و پاکیزہ حضرت محمدؐ و علیؑ ہیں اللہ کی رحمت نازل ہو ان دونوں پر اور ان کی آل پر، رونے والے ان کے مصائب پر روئیں اور نالہ وزاری کریں کیونکہ یہ ایسی ہستیاں ہیں کہ جن کے مصائب پر گریہ وزاری کرنا ضروری ہے۔ (لٰہذا محبان اہلبیت) فریاد کریں اور آواز دیں کہ کہاں ہیں حسنؑ؟ اور کہاں ہیں حسینؑ؟ اور کہاں ہیں فرزندان حسینؑ؟ جو صالح

الصَّارِخُونَ وَيَضِجَّ الضَّآجُّونَ
وَيَعِجُّ الْعَاجُّونَ، اَيْنَ الْحَسَنُ، اَيْنَ
الْحُسَيْنُ، اَيْنَ اَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ صَالِحٌ
بَعْدَ صَالِحٍ وَصَادِقٌ بَعْدَ صَادِقٍ
اَيْنَ السَّبِيْلُ بَعْدَ السَّبِيْلِ، اَيْنَ
الْخِيَرَةُ بَعْدَ الْخِيَرَةِ اَيْنَ الشُّمُوْسُ
الطَّالِعَةُ، اَيْنَ الْاَقْمَارُ الْمُنِيْرَةُ، اَيْنَ
الْاَنْجُمُ الزَّاهِرَةُ، اَيْنَ اَعْلَامُ
الدِّيْنِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ، اَيْنَ بَقِيَّةُ
اللهِ الَّتِیْ لَا تَخْلُوْا مِنَ الْعِتْرَةِ
الْهَادِيَةِ، اَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ
الظَّلَمَةِ اَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ
الْاَمْتِ وَالْعِوَجِ، اَيْنَ الْمُرْتَجٰى
لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ، اَيْنَ
الْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرَآئِضِ

کے بعد صالح اور صادق کے بعد صادق
ہوئے، کہاں حسینؑ ایک کے بعد ایک راہ
ہدایت دکھانے والے؟ کہاں ہیں ایک
کے بعد ایک نیکی کے مجسمے؟ کہاں ہیں دین
کے روشن آفتاب؟ کہاں ہیں ہدایت کے
منور چاند؟ کہاں ہیں آسمان شریعت کے
پر ضیا ستارے؟ کہاں ہے دین کی نشانی
اور علم کا ستون؟ کہاں ہیں وہ بقیۃ اللہ کہ
جن کی رہبری کرنے والی نسل سے زمانہ
کبھی خالی نہیں رہا؟ کہاں ہیں وہ مقدس
ہستیاں جو ظالموں کے اثرات کو مٹا دینے
والی ہیں؟ کہاں ہیں وہ جن کا انتظار کیا
جا رہا ہے تا کہ وہ آکر بلندی کی کمی کو دور فرما
دے؟ کہاں ہے وہ جس سے ظلم و شرارت
کی بیخ کنی کی اُمیدیں وابستہ ہیں، کہاں
ہیں وہ جس کے پاس واجبات اور
سنّتوں کی امانتیں محفوظ ہیں؟ کہاں ہے
وہ جس کو جناب باری نے شریعت وملت کی
تجدید کے لئے منتخب فرمایا ہے؟ کہاں ہے
وہ جس سے احیاء قرآن کریم اور حدود
تعلیمات قرآن کی امیدیں وابستہ ہیں

وَالسُّنَنِ، اَیْنَ الْمُتَخَیَّرُ لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِیْعَةِ، اَیْنَ الْمُؤَمَّلُ لِاِحْیَآءِ الْکِتَابِ وَحُدُوْدِهٖ اَیْنَ مُحْیِ مَعَالِمِ الدِّیْنِ وَاَهْلِهٖ، اَیْنَ قَاصِمُ شَوْکَةِ الْمُعْتَدِیْنَ، اَیْنَ هَادِمُ اَبْنِیَةِ الشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ، اَیْنَ مُبِیْدُ اَهْلِ الْفُسُوْقِ وَالْعِصْیَانِ وَالطُّغْیَانِ، اَیْنَ حَاصِدُ فُرُوْعِ الْغَیِّ وَالشِّقَاقِ، اَیْنَ طَامِسُ اٰثَارِ الزَّیْغِ وَالْاَهْوَآءِ اَیْنَ قَاطِعُ حَبَآئِلِ الْکِذْبِ وَالْاِفْتِرَاءِ، اَیْنَ مُبِیْدُ الْعُتَاةِ وَالْمَرَدَةِ، اَیْنَ مُسْتَاصِلُ اَهْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِیْلِ وَالْاِلْحَادِ، اَیْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِیَآءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَآءِ، اَیْنَ

کہاں ہے وہ جو علوم دین اور ان کے اہل کا زندہ کرنے والا ہے؟ کہاں ہے ظالموں اور جباروں کی شوکت کو درہم وبرہم کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جو شرک ونفاق کی بنیادوں کو منہدم کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو گنہگاروں فاسقوں اور باغیوں کو تحس نحس کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو گمراہی اور مخالفت کی تمام راہوں کو بلند کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو گمراہی اور خواہشات نفسانی اور جذبات شنیعہ کے اثرات کو مٹانے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو جھوٹ اور افترا کی گرہوں اور بندشوں کو کاٹنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو سرکشوں اور حد سے گذرنے والوں کو سرنگوں کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو ملحدوں اور گمراہوں کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے والا ہے؟ کہاں ہے دوستوں کو عزت دینے والا اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جو تقویٰ کے اصولوں اور تعلیمات جمع کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ باب اللہ جس کے ذریعے اور واسطے سے نجات

جَامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوٰى، اَيْنَ بَابُ اللهِ الَّذِىْ مِنْهُ يُؤْتٰى، اَيْنَ وَجْهُ اللهِ الَّذِىْ اِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْاَوْلِيَآءُ اَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَيْنَ صَاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَايَةِ الْهُدٰى، اَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ وَالرِّضَا، اَيْنَ الطَّالِبُ بِذُحُوْلِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَبْنَاءِ الْاَنْبِيَآءِ، اَيْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُوْلِ بِكَرْبَلَاءَ اَيْنَ الْمَنْصُوْرُ عَلٰى مَنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ وَافْتَرٰى، اَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِىْ يُجَابُ اِذَا دَعَا، اَيْنَ صَدْرُ الْخَلَائِقِ ذُوالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى، اَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى

حاصل ہوتی ہے کہاں ہے وہ وجہ اللہ کہ جس کی طرف خدا کے دوست متوجہ ہوتے ہیں کہاں ہے وہ جو اہل آسمان وزمین کو اکٹھا کرنے والا ہے؟ کہاں ہے وہ جو ”یوم فتح“ کا مالک اور ہدایت کا پھریرا لہرانے والا؟ کہاں ہے اللہ تعالیٰ کی محبت اور مرضی قلوب انسانی میں تالیف کرنے والا؟ کہاں ہے وہ جو انبیاء اور ان کی اولاد کے خون کے قصاص کا طالب ہے؟ کہاں ہے شہدائے کربلا کا قصاص طلب کرنے والا؟ کہاں ہے مدد کرنے والا ستم رسیدوں کا اور ان کا جن پر اتہام لگایا گیا ہے؟ کہاں ہے وہ جو قبول کرتا ہے مضطر کی دعا کو جب وہ دعا کرے؟ کہاں ہے نیک بندوں اور متقی انسانوں کا سردار؟ کہاں ہے محمد مصطفی سید المرسلینؐ اور علیؑ مرتضیٰ کا فرزند؟ اور جو فرزند ہے نورانی چہرہ والی حضرت خدیجہ کا اور جو فرزند ہے حضرت فاطمہ زہراؑ کا۔ میرے سید وآقا! میرے ماں باپ اور میری جان تجھ پر فدا ہوں ہمارے دل وجگر تیرے لئے وقف ہیں اے ان

وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَرَّاءِ وَابْنُ فَاطِمَةَ الْكُبْرىٰ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَنَفْسِيْ لَكَ الْوِقَآءُ وَالْحِمَىٰ، يَابْنَ السَّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ يَابْنَ النُّجَبَآءِ الْأَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ، يَابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِيْنَ يَابْنَ الْغَطَارِفَةِ الْأَنْجَبِيْنَ يَابْنَ الْأَطَآئِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ يَابْنَ الْخَضَارِمَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ يَابْنَ الْقَمَاقِمَةِ الْأَكْرَمِيْنَ يَابْنَ الْبُدُوْرِ الْمُنِيْرَةِ يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ يَابْنَ الشُّهُبِ الثَّاقِبَةِ يَابْنَ الْأَنْجُمِ الزَّاهِرَةِ يَابْنَ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ يَابْنَ الْأَعْلَامِ اللَّائِحَةِ، يَابْنَ الْعُلُوْمِ الْكَامِلَةِ يَابْنَ السُّنَنِ

سرداروں کے فرزند، جو مقرب بارگاہ ایزدی ہیں۔ اے عالی مرتبہ نبیوں کے فرزند! اے ہدایت یافتہ رہنماؤں کے فرزند! اے طاہر و مطہر اسلاف کے فرزند! اے صاحبان جود و کرم کے فرزند! اے طیبین و طاہرین کے فرزند! اے صاحبان عزت و کرم وجود کے پاکیزہ فرزند! اے صاحبان عزت و کرم کے فرزند! جو سخی وجواد تھے۔ اے ضو دینے والے ماہتابوں کے فرزند! اے ضیا بخش قنادیل نور الٰہی کے فرزند ایسے چمکدار ستاروں کے جن کی نورانیت دماغوں کو منور کر دیتی ہے۔ اے فرزندان مقدس ہستیوں کے جو خدا کے واضح راستے دکھانے والے ہیں۔ اے فرزندان بزرگواروں کے جو خدا کی کھلی نشانیاں تھے۔ اے صاحبان علوم کاملہ کے فرزند! اے ان بزرگواروں کے فرزند! جن کے سبب سنتوں سے لوگ واقف ہوئے۔ اے ان کے فرزند جن پر خدا کی ایسی نشانیاں ہیں جن کا ذکر کتاب الٰہی میں مذکور ہے۔ جن کا وجود معجزہ ہے۔

الْمَشْهُورَةِ يَابْنَ الْمَعَالِمِ الْمَاثُورَةِ يَابْنَ الْمُعْجِزَاتِ الْمَوجُودَةِ يَابْنَ الدَّلَائِلِ الْمَشْهُودَةِ يَابْنَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ يَابْنَ النَّبَآءِ الْعَظِيمِ يَابْنَ مَنْ هُوَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَى اللهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ يَابْنَ الْآيَاتِ وَالْبَيِّنَاتِ يَابْنَ الدَّلَائِلِ الظَّاهِرَاتِ يَابْنَ الْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَاتِ الْبَاهِرَاتِ يَابْنَ الْحُجَجِ الْبَالِغَاتِ يَابْنَ النِّعَمِ السَّابِغَاتِ يَابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَمَاتِ يَابْنَ يٰسٓ وَالذَّارِيَاتِ يَابْنَ الطُّورِ وَالْعَادِيَاتِ يَابْنَ مَن دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى، دُنُوًّا وَاقْتِرَابًا مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلٰى

اے ان کے فرزند جو دین خدا کے کھلے دلائل تھے۔ اے صراط مستقیم کے فرزند بناء عظیم (علی ابن ابی طالب) کے فرزند اے اس بزرگوار کے فرزند جس کا نام نامی صاحب حکمت اللہ کی لوح محفوظ میں مندرج ہے۔ اے فرزند اس نامور کے جو خدا کی نشانی اور حجت ہے۔ اے فرزندان کے جو اللہ کے کھلے ہوئے دلائل تھے۔ اے فرزند ان کے جو خدا کی کھلی ہوئی برہان اور غالب آنے والی دلیلیں ہیں اے فرزندان کے جو خدا کی جانب سے بھیجی ہوئی حجتیں ہیں۔ اے فرزندان کے جو خدا کی کامل نعمتیں ہیں۔ اے فرزند طٰہٰ والمحکمات۔ اے فرزند یٰسین والزاریات۔ اے فرزند طور والعادیات اے فرزند اس بزرگ کے جو نزدیک ہوا خدائے علی اعلیٰ سے اتنا نزدیک کہ دو کمانوں یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کا مقام اور منزل یا دوری و بعد کہاں قرار پایا ہے۔ آیا آپ قرار پائے کوہ رضوی طویٰ پر یا ذی طویٰ پر

لَیۡتَ شِعۡرِیۡ، اَیۡنَ اسۡتَقَرَّتۡ بِكَ النَّوٰی بَلۡ اَیُّ اَرۡضٍ تُقِلُّكَ اَوۡ ثَرٰی اَبِرَضۡوٰی اَوۡ غَیۡرِهَا اَمۡ ذِیۡ طُوٰی عَزِیۡزٌ عَلَیَّ اَنۡ اَرَی الۡخَلۡقَ وَلَا تُرٰی وَلَا اَسۡمَعُ لَكَ حَسِیۡسًا وَلَا نَجۡوٰی، عَزِیۡزٌ عَلَیَّ اَنۡ تُحِیۡطَ بِكَ دُوۡنِیَ الۡبَلۡوٰی، وَلَا یَنَالُكَ مِنِّیۡ ضَجِیۡجٌ وَلَا شَكۡوٰی، بِنَفۡسِیۡ اَنۡتَ مِنۡ مُغَیَّبٍ لَمۡ یَخۡلُ مِنَّا بِنَفۡسِیۡ اَنۡتَ مِنۡ نَازِحٍ مَا نَزَحَ عَنَّا بِنَفۡسِیۡ اَنۡتَ اُمۡنِیَّةُ شَائِقٍ یَتَمَنّٰی مِنۡ مُؤۡمِنٍ وَمُؤۡمِنَةٍ ذَكَرَ فَحَنَّا، بِنَفۡسِیۡ اَنۡتَ مِنۡ عَقِیۡدِ عِزٍّ لَا یُسَامٰی، بِنَفۡسِیۡ اَنۡتَ مِنۡ اَثِیۡلِ مَجۡدٍ لَا یُجَارٰی، بِنَفۡسِیۡ اَنۡتَ مِنۡ

یہ مجھ پر بہت گراں ہے کہ میں خلق کو تو دیکھوں مگر تجھے نہ دیکھ سکوں اور نہ سن سکوں نہ بلند آواز میں نہ سرگوشیوں میں میرے لئے یہ گراں ہے کہ تیرے غیاب میں مصائب اور بلائیں مجھے گھیر لیں۔ اور میری فریادو شکوہ تجھ تک نہ پہنچ سکے۔ میری جان کی قسم اے میرے سید وآقا تو ہمارے درمیان سے غائب ہے مگر ہمارے دلوں سے غائب نہیں۔ میں تجھ پر فدا ہوں اے غائب رہنے والے ہمارے دل تیرے خیال سے خالی نہیں۔ اور نہ تیرا قلب اقدس ہمارے خیال سے خالی ہے تو ایسا پردہ غیب میں ہے جو مومن سے دور نہیں ہوتا۔ میں تیرے قربان ہوں کہ تو منتہائے آرزو ہے۔ ان مومنین ومومنات کی جو تیرا ذکر اور آرزو کرتے ہیں اور تیری یاد میں آنسو بہاتے ہیں۔ میری جان فدا ہو تو اس غالب گروہ سے ہے جس کی ہمسری نہیں کی جاسکتی۔ میری جان تجھ پر نثار کہ تو وہ بزرگ وسردار ہے جس کی عظمت کی بلندیوں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ تو خدا کی وہ

تِلَادِنِعَمٍ لَا تُضَاهٰی بِنَفْسِیْ اَنْتَ
مِنْ نَصِیْفِ شَرَفٍ لَا یُسَاوٰی اِلٰی
مَتٰی اَحَارُ فِیْكَ، یَا مَوْلَایَ وَاِلٰی
مَتٰی وَاَیَّ خِطَابٍ اَصِفُ فِیْكَ وَاَیَّ
نَجْوٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اُجَابَ دُوْنَكَ،
وَاُنَاغٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ اَبْکِیَكَ
وَیَخْذُلَكَ الْوَرٰی عَزِیْزٌ عَلَیَّ اَنْ
یَجْرِیَ عَلَیْكَ دُوْنَهُمْ مَا جَرٰی هَلْ
مِنْ مُعِیْنٍ فَاُطِیْلَ مَعَهُ الْعَوِیْلَ
وَالْبُکَاءَ هَلْ مِنْ جَزُوْعٍ فَاُسَاعِدَ
جَزَعَهٗ اِذَا خَلَاهَلْ قَذِیَتْ عَیْنٌ
فَسَاعَدَتْهَا عَیْنِیْ عَلَی الْقَذٰی هَلْ
اِلَیْكَ یَابْنَ اَحْمَدَ سَبِیْلٌ فَتُلْقٰی
هَلْ یَتَّصِلُ یَوْمُنَا مِنْكَ بِعِدَةٍ
فَنَحْظٰی مَتٰی نَرِدُمَنَا هِلَكَ الرَّوِیَّةَ

نعمت ہے جس کی کوئی مثل نہیں ہے۔ میری جان تجھ پر نثار کہ تو وہ شرف و بزرگی ہے جس کی برابری نہیں کی جاسکتی۔ اے سید وآقا کب تک روئیں ہم تیرے فراق میں اور کن القاب واوصاف سے ہم تجھ کو مخاطب کریں کہ تو ہماری طرف توجہ فرمائے اے سید وآقا میرے لئے کس قدر سخت ہے یہ راز کی بات کہ تیرے سوا کسی اور سے میں جواب پاؤں، ہے کوئی میرا معین وناصر جس کے آنے میں نالہ بکا کروں۔ ہے کوئی تیری یاد میں جزوع کرنے والا جو تنہا ہو اور میں اس کے ساتھ مل کر آہ وزاری کروں۔ کیا کوئی آنکھ تیرے فراق میں شدت گریہ سے سفید ہو رہی ہے جس کا میں ساتھ دوں اے فرزند رسولؐ! کیا ممکن نہیں کہ آپ کے خادم نور جمال مبارک سے مشرف ہوں آج یا کل میں تیری بارگاہ میں بہرہ یابی کا شرف حاصل کرسکوں گا؟ کب موقع ملے گا کہ ہم آپ کے شربت دیدار سے سیراب ہوں۔ آپ کا انتظار اب بہت طویل ہوگیا ہے۔ ہمیں کب ایسی صبح وشام میسر آئیں گی

فَنَرْوِىٰ مَتٰى نَنْتَفِعُ مِنْ عَذْبِ مَائِكَ فَقَدْ طَالَ الصَّدٰى مَتٰى نُغَادِيكَ وَنُرَاوِحُكَ فَنُقِرُّ عَيْنًا مَتٰى تَرَانَا وَنَرَيكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِوَآءَ النَّصْرِ تُرٰى، اَتَرَانَا نَحُفُّ بِكَ وَاَنْتَ تَأُمُّ الْمَلَاءَ وَقَدْ مَلَأْتَ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَذَقْتَ اَعْدَائَكَ هَوَانًا وَعِقَابًا، وَاَبَرْتَ الْعُتَاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ وَقَطَعْتَ دَابِرَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَاجْتَثَثْتَ اُصُوْلَ الظَّالِمِيْنَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ كَشَّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوٰى وَاِلَيْكَ اَسْتَعْدِيْ فَعِنْدَكَ الْعَدْوٰى وَاَنْتَ رَبُّ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا

جب آپ کے جمال مبارک کی زیارت ہو ہم اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک اور روشنی پہنچا لیں۔ کب آپ ہم کو دیکھئے گا اور ہم آپ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اس حالت میں جب کہ دین اسلام کا پرچم نصرت و یاری کھلا ہوا ہو۔ کیا آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم از راہ خلوص (وعجز ومحبت) آپ کو گھیرے ہوئے ہیں اور آپ بڑی جماعت کی امامت فرما رہے ہیں اس حالت میں کہ آپ نے حقیقتاً زمین کو عدل سے بھر دیا ہوگا۔ اور دشمنوں کو عقوبت اور خواری کا ذائقہ چکھا دیا ہوگا اور سرکشوں کو ہلاک اور حق کا انکار کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا ہوگا اور ان کے پیروؤں کو، نسلوں کو، پشت پناہ کو دین سے غرور کرنے والوں کو ختم کر دیا ہوگا اور ظالموں کے رشتوں اور تعلقات کی بنیادوں کو قطع کر دیا ہوگا اور ہم کہہ رہے ہوں گے کہ ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو پالنے والا ہے تمام عالموں کا۔ بارالہا! تو ہی غم واندوہ اور کرب وبلا کا دور کرنے والا

فَاَغِثْ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
عُبَیْدَكَ الْمُبتَلیٰ وَاَرِهٖ سَیِّدَهٗ یَا
شَدِیْدَ الْقُوَیٰ وَاَزِلْ عَنْهُ بِهٖ
الْاَسَیٰ وَالْجَوَیٰ وَبَرِّدْ غَلِیْلَهٗ یَا مَنْ
عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوَیٰ وَمَنْ اِلَیْهِ
الرُّجعیٰ وَالْمُنْتَهیٰ اَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ
عَبِیْدُكَ التَّآئِقُوْنَ اِلیٰ وَلِیِّكَ
الْمُذَ کِّرِ بِكَ وَبِنَبِیِّكَ خَلَقْتَهٗ لَنَا
عِصْمَةً وَمَلَاذًا وَاَقَمْتَهٗ لَنَا قِوَامًا
وَمَعَاذًا وَجَعَلْتَهٗ لِلْمُؤْمِنِیْنَ مِنَّا
اِمَامًا فَبَلِّغْهُ مِنَّا تَحِیَّةً وَسَلَامًا
وَزِدْنَا بِذَالِكَ یَا رَبِّ اِکْرَامًا
وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهٗ لَنَا مُسْتَقَرًّا
وَمُقَامًا وَاَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِیْمِكَ
اِیَّاهُ اَمَامَنَا حَتّٰی تُوْرِدَنَا جِنَانَكَ

ہے تجھ ہی سے پناہ اور مدد طلب کی جاسکتی ہے اور تو ہی ہمارا ملجا وماوا ہے۔ تو دنیا وآخرت کا پروردگار ہے۔ پس فریاد کو پہنچ اے فریاد رس۔ تیرے ناچیز غلام مبتلائے آلام ہیں۔ اے صاحب قوت عظیم! اس بندے کے سید وآقا کو دکھلا دے اور اس کے آقا کے صدقے میں اس رنج وغم کو دور کردے۔ اور دل کی سوزش کو خنکی میں بدل دے اے وہ جو عرش پر تسلط رکھتا ہے اور جس کی طرف سب کی بازگشت اور انتہا ہے بارالٰہا! ہم تیرے ناچیز بندے ہیں تیرے اس ولی کی زیارت کے مشتاق ہیں جو تیری اور تیرے رسول کی یاد تازہ کرتا ہے۔ تم نے اس کو ہماری پناہ اور ملجا وماوا بنا دیا ہے۔ اور دنیا وآخرت میں تو نے اس کو ہمارے لئے ذریعہ پائیداری قرار دیا ہے اور ہم مومنین کے لئے اس کو ہادی ومہدی اور امام مقرر کیا ہے۔ بارالٰہا! ہماری جانب سے اس کی خدمت فیض درجت میں درود وسلام پہنچا دے اور اس درود وسلام کی وجہ سے ہماری عزت واکرام میں زیادتی فرما۔ اے

وَمُرَافَقَةَ الشُّهَدَآءِ مِنْ خُلَصَائِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَرَسُوْلِكَ
السَّيِّدِ الْاَكْبَرِ وَعَلٰى اَبِيْهِ السَّيِّدِ
الْاَصْغَرِ وَجَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ
الْكُبْرٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبَائِهِ الْبَرَرَةِ
وَعَلَيْهِ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَتَمَّ
وَاَدْوَمَ وَاَكْثَرَ وَاَوْفَرَ مَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَصْفِيَائِكَ
وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلٰوةً لَا غَايَةَ لِعَدَدِهَا وَلَا نِهَايَةَ
لِمَدَدِهَا وَلَا نَفَادَ لِاَمَدِهَا اَللّٰهُمَّ
وَاَقِمْ بِهِ الْحَقَّ وَاَدْحِضْ بِهِ الْبَاطِلَ
وَاَدِلْ بِهٖ اَوْلِيَائَكَ وَاَذْلِلْ بِهٖ

پروردگار عزت واکرام! اس کی اقرارگاہ کو ہمارا جائے قیام اور مستقر قرار دے اور ہمارے سامنے ہمارے اس سید پر اپنی نعمتوں کی اتمام کو خصوصیت اور اولیت عطا کر۔ یہاں تک کہ تو ہمیں اپنی جنت الفردوس میں جگہ کرامت فرمائے اور وہاں اپنے شہید و مخلصین کی رفاقت نصیب کر۔

بارالہا! رحمت نازل فرما یا محمد اور ان کی آل پر جو تیرے رسولؐ اور ہمارے آقا کے جد اور سید اکبر ہیں۔ اور رحمت نازل فرما ان کے والد حضرت علی پر جو سید اصغر ہیں اور ان کی دادی صدیقہ کبریٰ فاطمہؑ بنت محمدؐ پر، اور ان کے آبا و طاہرین پر۔ جن کو تو نے فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے اور خود اس پر افضل ترین واکمل ترین وتمام ترین اور رحمت ترین بمقابل اس رحمت کے جو اپنے برگزیدہ بندوں اور مخلوق پر نازل فرمائی ہو۔ بارالہا رحمت نازل فرما اس بزرگوار پر جس کا کوئی شمار نہ ہو سکے اور جس کی پھیلاؤ اور وسعتیں انتہائی ہوں اور جس کی مدت کبھی ختم نہ ہو۔ بارالہا! اس کے ذریعہ اور سبب سے

أَعْدَائِكَ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهٗ وُصْلَةً تُؤَدِّيْ إِلٰى مُرَافَقَةِ
سَلَفِهٖ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَأْخُذُ
بِحُجْزَتِهِمْ وَيَمْكُثُ فِيْ ظِلِّهِمْ
وَأَعِنَّا عَلٰى تَأْدِيَةِ حُقُوْقِهٖ إِلَيْهِ
وَالْاِجْتِهَادِ فِيْ طَاعَتِهٖ وَاجْتِنَابِ
مَعْصِيَتِهٖ، وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ
وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهٗ وَرَحْمَتَهٗ وَدُعَآئَهٗ
وَخَيْرَهٗ مَا نَنَالُ بِهٖ سَعَةً مِنْ
رَحْمَتِكَ وَفَوْزاً عِنْدَكَ وَاجْعَلْ
صَلٰوتَنَا بِهٖ مَقْبُوْلَةً وَذُنُوْبَنَا بِهٖ
مَغْفُوْرَةً وَدُعَآئَنَا بِهٖ مُسْتَجَاباً
وَاجْعَلْ اَرْزَاقَنَا بِهٖ مَبْسُوْطَةً
وَهُمُوْمَنَا بِهٖ مَكْفِيَّةً وَحَوَائِجَنَا
بِهٖ مَقْضِيَّةً وَاَقْبِلْ اِلَيْنَا بِوَجْهِكَ

حق کو قائم رکھ اور باطل کو زائل کر دے ۔اور اس کے ذریعے سے اپنے دوستوں کو راستہ دکھلا اور اس کے ہاتھ سے اپنے دشمنوں کو ذلیل کر خداوندا! ہمارے اور اس کے درمیان ایسی محبت، پیوستگی اور توسل کو قائم فرما۔ جو ہم کو اس کے آباء طاہرین کی رفاقت تک پہنچا دے۔ بہ تحقیق کہ جس نے اسے پہچانا وہ کامیاب وکامران ہے اور جو اس پر ایمان نہ لایا وہ ہلاک ہوا اور کافر ہوگیا۔ ان کو ہم سے راضی کر کے ہم پر احسان فرما۔ اور ہم کو ان کی مہربانی اور شفقت سے بہرہ ور فرما۔ تاکہ ہم تیری رحمتوں کی وسعتوں سے ہمکنار ہوں۔ اور ہم تیرے نزدیک فائز قرار پائیں۔ اور ہماری نمازوں کو ان کے طفیل میں قبول فرما اور ان کے طفیل میں ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دعاؤں کو ان کے ذریعہ سے مستجاب فرما اور ہماری روزی میں ان کے وسیلے سے کشادگی عطا فرما اور ہمارے غموں کو ان کے صدقے سے دور فرما اور ہماری حاجتوں کو ان کی خاطر سے

الْكَرِيمِ وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا اِلَيْكَ وَانْظُرْ اِلَيْنَا نَظْرَةً رَحِيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُوْدِكَ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِكَاسِهٖ وَبِيَدِهٖ رَيّاً رَوِيًّا هَنِيئًا سَائِغًا لَا ظَمَأَ بَعْدَهٗ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

بری، اپنے کرم سے ہماری دعا کو قبول فرما اور اپنی بارگاہ میں ہم کو تقرب عطا فرما اور ہماری طرف نظر رحمت فرما اور کمال مہربانی سے ہم کو مستفید کر اور اس کے وسیلے سے ہماری حاجتوں کو پورا کر۔ خداوندا! تو اپنے لطف وکرم کے سبب ہماری طرف متوجہ ہو کر اور اسی (امام عصرؑ) کے جد بزرگوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر سے اسی کے کاسے میں ایسی پلا کہ جس سے ہم سیر وسیراب ہو جائیں اور پھر کبھی پیاسے نہ ہونے پائیں اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ امام علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم ہر روزِ جمعہ اس دعا کو پڑھیں لیکن اس دعا کا پڑھنا رسمی نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں اس طرح پڑھنا چاہئے جیسے ہماری عزیز ترین فرد ہماری نگاہوں کے اوجھل ہو اور ہم اس کے فراق میں تڑپ رہے ہوں۔ مگر اس کے لئے خلوص نیت اور عمل مسلسل کی ضرورت ہے۔

امام علیہ السلام کے اصحاب صرف وہ افراد ہو سکتے ہیں جو پرہیز گار، نمازی، حامل قرآن اور اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کریں اگر ہم میں دین نہیں ہے تو خیمہ قائم آل محمدؐ میں ہمارے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

آیئے ہم سب عہد کریں کہ ہم شب وروز امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لئے دعا کریں۔

زیارت حضرت حجۃ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ بَلِّغۡ مَوۡلَایَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیۡهِ عَنۡ جَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡمُؤۡمِنَاتِ فِیۡ مَشَارِقِ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحۡرِهَا وَسَهۡلِهَا وَجَبَلِهَا حَیِّهِمۡ وَمَیِّتِهِمۡ وَعَنۡ وَالِدَیَّ وَلَدِیۡ وَعَنِّیۡ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ زِنَةَ عَرۡشِ اللهِ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهٖ وَمُنۡتَهٰی رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا اَحۡصَاهُ کِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ عِلۡمُهٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیۡ هٰذَا الۡیَوۡمِ وَفِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ عَهۡدًا وَعَقۡدًا وَبَیۡعَةً فِیۡ رَقَبَتِیۡ اَللّٰھُمَّ کَمَا شَرَّفۡتَنِیۡ بِهٰذَا التَّشۡرِیۡفِ وَفَضَّلۡتَنِیۡ بِهٰذِهِ الۡفَضِیۡلَةِ وَخَصَصۡتَنِیۡ بِهٰذِهِ النِّعۡمَةِ فَصَلِّ عَلٰی مَوۡلَایَ وَسَیِّدِیۡ صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ اَنۡصَارِهٖ وَاَشۡیَاعِهٖ وَالذَّآبِّیۡنَ عَنۡهُ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُسۡتَشۡهَدِیۡنَ بَیۡنَ یَدَیۡهِ طَائِعًا غَیۡرَ مُکۡرَهٍ فِی الصَّفِّ الَّذِیۡ نَعَتَّ اَهۡلَهٗ فِیۡ کِتَابِكَ فَقُلۡتَ صَفًّا کَاَنَّهُمۡ بُنۡیَانٌ مَرۡصُوۡصٌ عَلٰی طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوۡلِكَ وَاٰلِهٖ عَلَیۡهِمُ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ بَیۡعَةٌ لَهٗ فِیۡ عُنُقِیۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ۔

زیارت حضرت حجتؑ بروز جمعہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِي اَرْضِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللهِ فِي خَلْقِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ الَّذِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ النِّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاُولٰيكَ وَاُخْرٰيكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاٰلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَظِرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَاَسْئَلُ اللهَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالنَّاصِرِينَ لَكَ عَلٰى اَعْدَآئِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جُمْلَةِ اَوْلِيَآئِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ وَالْفَرَجُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلٰى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ وَاَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيمٌ مِنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَامُورٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِي وَاَجِرْنِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِينَ۔

زیارت کے بعد سو مرتبہ پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ۔

زیارت حضرت زینب سلام اللہ علیہا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا بِنۡتَ سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا بِنۡتَ صَاحِبِ الۡحَوۡضِ وَاللِّوَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا بِنۡتَ مَنۡ عُرِجَ اِلَی السَّمَآءِ وَوُصِلَ اِلٰی مَقَامِ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا بِنۡتَ نَبِیِّ الۡهُدٰی وَسَیِّدِ الۡوَرٰی وَمُنۡقِذِ الۡعِبَادِ مِنَ الرَّدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا بِنۡتَ صَاحِبِ الۡخُلُقِ الۡعَظِیۡمِ وَالشَّرَفِ الۡعَمِیۡمِ وَالۡاٰیَاتِ وَالذِّكۡرِ الۡحَكِیۡمِ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكِ یَا بِنۡتَ صَاحِبِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے۔

سلام ہو آپ پر اے انبیاء کے سردار کی دختر۔ سلام ہو آپ پر اے حوض کوثر اور پرچم ولواء کے مالک کی دختر۔ سلام ہو آپ پر اے دختر رسول جسے آسمان پر معراج کی خاطر بلایا گیا اور وہ قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچایا گیا۔ سلام ہو آپ پر اے راہنمائی کرنے والے نبی کی بیٹی اور دنیا کے سردار اور جہالت سے بندوں کو نجات دلانے والے۔ سلام آپ پر اے خلق عظیم کی دختر اور بہت زیادہ بزرگ شخصیت کی بیٹی اور نشانیاں وقرآن مجید جس پر نازل

اَلْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْحَوْضِ	ہو اس کی دختر۔ سلام ہو آپ پر اے بلند
الْمَوْرُوْدِ وَاللِّوَآءِ الْمَشْهُوْدِ	مقام کے مالک کی دختر اور اے کوثر پر وارد
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْهَجِ دِيْنِ	ہونے اور روز قیامت کے پرچم دار کی
الْاِسْلَامِ وَصَاحِبِ الْقِبْلَةِ	دختر۔ سلام ہو اے دین اسلام کو واضح
وَالْقُرْاٰنِ وَعَلَمِ الصِّدْقِ وَالْحَقِّ	کرنے والے کی دختر قرآن وقبلہ کے
وَالْاِحْسَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	مالک اور پرچم صداقت اور حق واحسان۔
بِنْتَ صَفْوَةِ الْاَنْبِيَآءِ وَعَلَمِ	سلام ہو آپ پر اے اس کی دختر جو انبیاء
الْاَتْقِيَآءِ وَمَشْهُوْرِ الذِّكْرِ فِي	میں منتخب اور متقیوں کی علامت اور جس کا
السَّمَآءِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ	نام آسمان میں مذکور و مشہور ہے جس پر اللہ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ	کی رحمت و برکتیں ہیں۔ سلام ہو اس دختر
اللّٰهِ وَسَيِّدِ خَلْقِهٖ وَاَوَّلِ الْعَدَدِ	پر جو اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر اور
قَبْلَ اِيْجَادِ اَرْضِهٖ وَسَمَاوَاتِهٖ وَاٰخِرِ	سردار ہے اور سب سے پہلا وہ ہے جو
الْاَبَدِ بَعْدَ فَنَآءِ الدُّنْيَا وَاَهْلِهٖ	زمین وآسمان کے وجود سے پہلے اور ہمیشگی
اَلَّذِيْ رُوْحُهٗ نُسْخَةُ اللَّاهُوْتِ	کی انتہا دنیا اور دنیا والوں کے فنا ہو جانے
وَصُوْرَتُهٗ نُسْخَةُ الْمُلْكِ	کے بعد وہ ہے جس کی روح کتاب الٰہی کا

وَالْمَلَكُوتِ وَقَلْبُهُ خَزَانَةُ الْحَيِّ	نسخہ ہے اور جس کی صورت بزرگی اور
الَّذِي لَا يَمُوتُ وَرَحْمَةُ اللهِ	بادشاہی کا نمونہ ہے اور جس کا دل خدائے
وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ	حی کا خزانہ ہے جسے موت نہیں آسکتی
الْمُظَلَّلِ بِالْغَمَامِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ	اور اس پر اللہ کی رحمت وبرکت ہے۔ سلام
وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ	ہو اے اس کی دختر جس پر ابر سایہ کئے
يَوْمَ الْمَحْشَرِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ	ہوئے ہے جو کائنات کے سردار اور ثقلین
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ سَيِّدِ	کے مولا وآقا اور امت کے شفیع روز محشر
الْأَوْصِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ	ہیں اللہ کی رحمت وبرکت ہو سلام ہو آپ
إِمَامِ الْأَتْقِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	پر اے اوصیاء کے سردار کی دختر سلام ہو
بِنْتَ رُكْنِ الْأَوْلِيَاءِ اَلسَّلَامُ	آپ پر اے متقیوں کے امام کی دختر سلام
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْأَصْفِيَاءِ اَلسَّلَامُ	ہو آپ پر اس کی دختر پر جو اولیاء کا رکن
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ يَعْسُوبِ الدِّيْنِ	ہے سلام ہو اس کی دختر پر جو منتخب کیا ہوا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ	ہے سلام ہو اس کی دختر پر جو دین بزرگ کا
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	ہادی وپیشوا ہے سلام ہو اس کی دختر پر جو
بِنْتَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ	مومنین کا امیر ہے سلام ہو اوصیاء کے سردار

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ قَائِدِ الْبَرَرَةِ	کی بیٹی پر سلام ہو اس کی دختر پر جو نیک
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ قَامِعِ	لوگوں کا پیشوا ہے سلام ہو اس کی دختر پر جو
الْكَفَرَةِ وَالْفَجَرَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ	کفر وفسق وفجور کو ختم اور ذلیل کرنے والا
يَا بِنْتَ وَارِثِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ	ہے سلام ہو اس کی دختر پر جو انبیاء کا وارث
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيفَةِ سَيِّدِ	ہے سلام ہو سید المرسلین کے جانشین کی بیٹی
الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	پر سلام ہو دین کو روشن کرنے والے کی دختر
بِنْتَ ضِيَاءِ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ	پر۔ سلام ہو یقینا نباء عظیم کی دختر پر۔ سلام
يَا بِنْتَ النَّبَاءِ الْعَظِيْمِ عَلَى	ہو اس کی دختر پر جس کے ذمہ لوگوں کا
الْيَقِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ	حساب لینا ہے اور کوثر اس کے اختیار میں
مَنْ حِسَابُ النَّاسِ عَلَيْهِ	ہے اور یوم غدیر کی نص اس کے لئے ہے
وَالْكَوْثَرُ فِي يَدَيْهِ وَالنَّصُّ يَوْمَ	اور اللہ کی رحمت و برکت ہے۔ سلام ہو اس
الْغَدِيْرِ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ	کی دختر پر جس کے ناقہ کی لگام جبرئیل نے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ قَادَ	پکڑی تھی اور جس کی مصیبت میں اسرافیل
زِمَامَ نَاقَتِهَا جَبْرَائِيْلُ وَشَارَكَهَا	شریک تھے اور جس کی مصیبتوں کے
فِي مُصَابِهَا اِسْرَافِيْلُ وَغَضِبَ	باعث خداوند عالم غضبناک ہوا اور جس کی

بِسَبَبِهَا الرَّبُّ الْجَلِيلُ وَبَكَى لِمُصَابِهَآ اِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ وَنُوحٌ وَمُوسَى الْكَلِيمُ فِي كَرْبَلَاءَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ الْغَرِيبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْبُدُورِ السَّوَاطِعِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الشُّمُوسِ الطَّوَالِعِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ زَمْزَمَ وَصَفَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَكَّةَ وَمِنًى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ حُمِلَ عَلَى الْبُرَاقِ فِي الْهَوَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ حَمَلَ الزَّكٰوةَ بِأَطْرَافِ الرِّدَاءِ وَبَذَلَهُ عَلَى الْفُقَرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ اَسْرٰى بِهٖ مِنَ

سختیوں پر جناب ابراہیم خلیل اور نوح وموسیٰ کلیم نے گریہ کیا اور اس حسینؑ غریب پر جو کربلا میں شہید ہوئے۔ سلام ہو چمکدار روشن ماہتاب کی بیٹی پر۔ سلام ہو طلوع ہونے والے سورج کی دختر پر اور اللہ رحمت و برکت ہو۔ سلام ہو اے مکہ ومنیٰ کی بیٹی سلام ہو اے دختر اس ذات کی جسے براق نے فضا میں بلند کیا۔ سلام ہو اس کی دختر پر جس نے چادر کے گوشوں میں زکوٰۃ اٹھائی اور فقراء پر اسے صرف کیا۔ سلام ہو تم پر جو بیٹی ہو تم اس کی جسے مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی۔ سلام ہو آپ پر اے اس کی دختر جس نے دو دھار والی تلوار (ذوالفقار) سے جنگ کی۔ سلام ہو اس کی دختر پر جس نے دو قبلوں کی طرف

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ	نماز پڑھی۔ سلام ہو آپ پر جو محمد مصطفیٰؐ کی
الْاَقْصٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ	بیٹی ہو۔ سلام ہو علی مرتضیٰ کی بیٹی پر۔ سلام
مَنْ ضَرَبَ بِالسَّيْفَيْنِ اَلسَّلَامُ	ہو فاطمہ زہراءؑ کی دختر پر۔ سلام ہو خدیجۃ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مَنْ صَلَّى قِبْلَتَيْنِ	الکبریٰ کی بیٹی پر۔ سلام ہو آپ پر اور آپ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدِنِ	کے جد محمد مصطفی پر۔ سلام ہو آپ پر اور
الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ	آپ کے پدر بزرگوار حیدر کرار پر۔ سلام
عَلِيِّنِ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	ہو آپ پر اور منتخب طاہر سادات پر اور وہ
بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ	لوگ اللہ کی حجتیں ہیں تمام عالم پر زمین
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى	وآسمان کے مالک اور آپ کے بھائی کی
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَدِّكِ	اولاد اس حسینؑ پر جو پیاسا اور بہت پیاسا
مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	ذبح ہوا جو نو طاہر اماموں کے پدر اور اللہ کی
بِنْتَ وَعَلٰى اَبِيْكِ حَيْدَرِ الْكَرَّارِ	حجت مشرق و مغرب زمین اور آسمان میں
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى السَّادَاتِ	ہیں جن کی محبت مخلوقات میں سے ہر مخلوق
الْاَطْهَارِ الْاَخْيَارِ وَهُمْ حُجَجُ اللّٰهِ	کی گردن پر فرض ہے اس خالق کی طرف
عَلَى الْاَقْطَارِ سَادَاتُ الْاَرْضِ	سے جو قادر و سبحان ہے سلام ہو آپ پر

وَالسَّمَآءِ مِنْ وُلْدِ اَخِيكَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ الْعَطْشَانِ الظَّمْئَانِ وَهُوَ اَبُوالتِّسْعَةِ الْاَطْهَارِ وَهُمْ حُجَجُ اللهِ فِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ وَالْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الَّذِيْنَ حُبُّهُمْ فَرْضٌ عَلٰى اَعْنَاقِ كُلِّ الْخَلَآئِقِ الْمَخْلُوقِينَ لِخَالِقِ الْقَادِرِ السُّبْحَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ الْاَعْظَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ الْمُعَظَّمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ عَمَّةَ وَلِيِّ اللهِ الْمُكَرَّمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمَصَائِبِ يَا زَيْنَبُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الْمَرضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ

اے دختر اس کی دختر جو عظیم خدا کا ولی ہے سلام ہو تم پر اے بزرگ خدا کے ولی کی پھوپھی سلام ہو آپ پر اے بزرگ خدا کے ولی کی پھوپھی سلام ہو آپ پر اے مصیبتوں کا مرکز زینبؑ اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔ سلام ہو آپ پر اے صدیقہ مرضیہ (پسندیدہ) سلام ہو اے فاضلہ وثابت قدم خاتون سلام ہو آپ پر جو مکمل عالمہ اور عمل کرنے والی ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے بزرگ ومکرم خاتون۔ سلام ہو آپ پر اے پاک وپاکیزہ ومتقی۔ سلام ہو آپ پر جو ظاہر کر چکی اپنی محبت امام حسینؑ مظلوم سے مختلف مقامات پر اور دل جلانے والے مصائب کو برداشت کیا اور بہت برداشت کیا۔ سلام ہو آپ پر اے وہ ذات جس

الرَّشِيۡدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ اَيَّتُهَا
الۡكَامِلَةُ الۡعَالِمَةُ الۡعَامِلَةُ اَلسَّلَامُ
عَلَيۡكِ اَيَّتُهَا الۡكَرِيۡمَةُ النَّبِيۡلَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ
النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ يَا مَنۡ
ظَهَرَتۡ مَحَبَّتُهَا لِلۡحُسَيۡنِ
الۡمَظۡلُوۡمِ فِيۡ مَوَارِدَ عَدِيۡدَةٍ
وَتَحَمُّلُ الۡمَصَآئِبَ الۡمُحۡرِقَةِ
لِلۡقُلُوۡبِ مَعَ تَحَمُّلَاتٍ شَدِيۡدَةٍ
اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ يَا مَنۡ حَفَظَتِ
الۡاِمَامَ فِيۡ يَوۡمِ عَاشُوۡرَا فِيۡ قَتۡلٰى
وَبَذَلَتۡ نَفۡسَهَا فِيۡ نَجَاةِ زَيۡنِ
الۡعَابِدِيۡنَ فِيۡ مَجۡلِسِ اَشۡقَى
الۡاَشۡقِيَآءِ وَنَطَقَتۡ كَنُطۡقِ
عَلِيٍّ عَلَيۡهِ السَّلَامُ فِيۡ سُكَّكِ

نے روز عاشورا مقتل میں امام کی حفاظت
کی اور بدبخت ظالموں اور اشقیاء کے
سامنے امام زین العابدینؑ کو بچانے میں
اپنی جان فدا کردی اور گفتگو اس انداز میں
کی جیسے علیؑ نے کوفہ کی گلیوں میں جس کے
اردگرد بہت سے دشمن تھے۔ سلام ہو آپ
پر جس نے اپنی پیشانی کجاوہ کے اگلے
حصہ سے ٹکرائی جب سید الشہداءؑ کے سر کو
دیکھا اور مقنع کے نیچے سے خون دکھائی دیا
اور کجاوہ سے بھی اور اس طرح دکھائی
دیا کہ تمام اردگرد کے دشمنوں نے دیکھا۔
سلام ہو آپ پر اے معصوم جیسی صفت
رکھنے والی۔ سلام ہو آپ پر اے جس کا
امتحان ہوا امام حسینؑ مظلوم کی مصیبتوں
کے برداشت کرنے میں اور اللہ کی رحمت

الْكُوفَةِ وَحَوْلُهَا كَثِيرٌ مِنَ	وبرکت ہوسلام ہوآپ پراے وہ جو اپنے
الْاَعْدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ	وطن سے دور تھیں۔ سلام ہو آپ پر جو
نَطَحَتْ جَبِينُهَا بِمُقَدَّمِ الْمَحْمِلِ	مختلف شہروں میں امیر ہوئیں۔ سلام ہو
اِذَا رَاَتْ رَاْسَ سَيِّدِ الشُّهَدَآءِ	آپ پر جسے خرابۂ شام میں مقید کر دیا گیا۔
وَيَخْرُجُ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قِنَاعِهَا	سلام ہوآپ پراے بی بی جو حیران ٹھہری
وَمِنْ مَحْمِلِهَا بِحَيْثُ يَرىٰ مِنْ	ہوئی تھی سید الشہداءؑ کے جسم کے پاس اور
حَوْلِهَا الْاَعْدَآءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	اپنے جد رسول الہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
تَالِيَ الْمَعْصُومِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا	اس آواز کے ساتھ مخاطب کیا کہ آپ پر
مُمْتَحِنَةً فِي تَحَمُّلَاتِ الْمَصَائِبِ	آسمان کے ملائکہ نے نماز پڑھی مگر یہ حسینؑ
كَالْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ وَرَحْمَةُ اللهِ	عریاں ہے جس کے سر پر عمامہ نہیں اور
وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا	نہیں جس کے اعضاء ٹکڑے ٹکڑے کر
الْبَعِيدَةُ مِنَ الْاَوْطَانِ اَلسَّلَامُ	دیئے گئے اور آپ کی ذریت اسیر کر لی گئی
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْاَسِيرَةُ فِي الْبُلْدَانِ	اور اللہ سے شکایت کر رہی ہوں اور فرمایا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُتَحَيِّرَةُ فِي	کہ اے محمدؐ یہ حسین ہے جس کے لاشہ پر
خَرَابَةِ الشَّامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ	باد صبا چل رہی ہے جسے پشت سر سے ذبح

اَيَّتُهَا الْمُتَحَيِّرَةُ فِي وُقُوفِكِ عَلَى
جَسَدِ سَيِّدِ الشُّهَدَآءِ وَخَاطَبَتِ
جَدَّكِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ بِهٰذَا النِّدَاءِ صَلّٰى عَلَيْكَ
مَلَآئِكَةُ السَّمَآءِ هٰذَا حُسَيْنٌ
بِالْعَرَاءِ مَسْلُوبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ
مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ وَبَنَاتُكَ سَبَايَا
وَاِلَى اللهِ الْمُشْتَكٰى وَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ
هٰذَا حُسَيْنٌ تُسْفِي عَلَيْهِ رِيحُ الصَّبَا
مَجْذُوذُ الرَّأْسِ مِنَ الْقَفَا قَتِيلُ
اَوْلَادُ الْبَغَايَا وَاحُزْنَاهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا
عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ تَهَيَّجَ
قَلْبُهَا لِلْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الْعُرْيَانِ
الْمَطْرُوحِ عَلَى الثَّرٰى وَقَالَتْ
بِصَوْتٍ حَزِيْنٍ بِاَبِي مَنْ نَفْسِي لَهُ

کیا گیا اور باغی لوگوں کی اولاد نے قتل کیا۔
اے وہ جو صاحب حزن وغم ہے آپ پر
اے ابوعبداللہؑ سلام ہو اس پر جس کا دل
غمزدہ ہو اس امام حسینؑ مظلوم پر جس کا
لاشہ عریاں خاک پر پڑا ہوا ہے اور
غمناک آواز میں جناب زینب نے فرمایا
میرے باپ فدا اور میری جان فدا ہو
جائے اس پر جو دنیا سے پیاسا گیا اس تشنہ
کام پر میرے باپ فدا ہو جائیں کہ میرا
بابا چلا گیا اس حال میں کہ خون کے
قطرے اس کے جسم سے ٹپک رہے تھے
درود وسلام ہو اس پر جس کے بھائی پر
میدان قتال گریہ کیا گیا اس طرح کہ اس
کے گریہ سے تمام دوست و دشمن گریہ
کرنے لگے اور لوگوں نے گھوڑوں
کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے

اَلْفِدَآءُ بِاَبِي الْمَهْمُوْمِ حَتّٰی قَضٰی	دیکھے جو یقینا گھوڑے کے سموں پر جاری
بِاَبِي الْعَطْشَانِ حَتّٰی مَضٰی بِاَبِي مَنْ	تھے۔ سلام ہو اس پر جو سختی و زحمت میں
شَيْبَتُهٗ تَقْطُرُ بِالدِّمَآءِ اَلسَّلَامُ	پڑا رہا اور عصر عاشورا رسول اللہ کی بیٹیوں کو
عَلٰی مَنْ بَكَتْ عَلٰی جَسَدِ اٰخِيهَا	جمع کیا اور اطفال حسین بھی تھے اور اس
بَيْنَ الْقَتْلٰی حَتّٰی بَكٰی لِبُكَآئِهَا كُلُّ	کے لئے قیامت بپا تھی ان دونوں مسافر
عَدُوٍّ وَصَدِيْقٍ وَرَاَئَ النَّاسُ	بچوں کی شہادت کے بارے میں جو مظلوم
دُمُوْعَ الْخَيْلِ تَنْحَدِرُ عَلٰی	تھے۔ سلام ہو اس پر جس کی آنکھ نہیں سوئی
حَوَافِرِهَا عَلَی التَّحْقِيْقِ اَلسَّلَامُ	اہلبیتؑ کی حفاظت کی خاطر گرم زمین کربلا
عَلٰی مَنْ تَكَفَّلَتْ وَاجْتَمَعَتْ فِي	پر اور جو دشمنوں کے ہاتھوں اسیر ہوئی۔
عَصْرِ عَاشُوْرَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ	سلام ہو اس پر جو بے کجاوہ اونٹوں پر سوار
وَاَطْفَالِ الْحُسَيْنِ وَقَامَتْ لَهَا	ہوئی اور اپنے بھائی ابوالفضل کو اس طرح
الْقِيمَةُ فِي شَهَادَةِ الطِّفْلَيْنِ	آواز دی اے میرے بھائی ابوالفضل تم
الْغَرِيْبَيْنِ الْمَظْلُوْمَيْنِ اَلسَّلَامُ	تھے جس نے سوار کیا تھا مدینہ سے جب ہم
عَلٰی مَنْ لَمْ تَنَمْ عَيْنُهَا لِاَجَلِ	لوگوں نے نکلنے کا ارادہ کیا سلام ہو اس پر
حِرَاسَةِ اٰلِ اللّٰهِ فِي طَفِّ نَيْنَوَآءَ	جس نے میدان کوفہ میں نفع بخش خطبہ

وَصَارَتْ اَسِيْرًا بِيَدِ الْاَعْدَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ رَكِبَتْ بَعِيْرًا
بِغَيْرِ وِطَآءٍ وَنَادَتْ اَخِيْهَا اَبَا
الْفَضْلِ بِهٰذَا النِّدَاءِ اَخِيْ اَبَا
الْفَضْلِ اَنْتَ الَّذِيْ رَكِبْتَنِيْ اِذَا
اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ خَطَبَتْ فِيْ
مَيْدَانِ الْكُوْفَةِ بِخُطْبَةٍ نَافِعَةٍ حَتّٰى
سَكَنَتِ الْاَصْوَاتُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ احْتَجَّتْ فِيْ
مَجْلِسِ ابْنِ زِيَادٍ بِاحْتِجَاجَاتٍ
وَاضِحَةٍ وَقَالَتْ فِيْ جَوَابِهٖ بَيِّنَاتٍ
صَادِقَةٍ اِذْ قَالَ ابْنُ زِيَادٍ لِزَيْنَبَ
سَلَامُ اللهِ عَلَيْهَا كَيْفَ رَاَيْتِ
صُنْعَ اللهِ بِاَخِيْكِ الْحُسَيْنِ قَالَتْ

ارشاد فرمایا یہاں تک کہ ہر طرف سے
آوازیں سکوت میں بدل چکی تھیں۔ سلام
ہو اس پر جس نے ابن زیاد کے سامنے
واضح دلیلیں پیش کیں اور اس کے جواب
میں سچی دلیلیں جو واضح تھیں پیش کیں اس
وقت ابن زیاد نے زینب سلام اللہ علیہا
سے کہا کیا دیکھا تم نے اللہ کی قدرت کو
اپنے بھائی حسینؑ کے لئے فرمایا کہ میں
نے خوبی ہی خوبی دیکھی۔ سلام ہو آپ پر
جو بیابان میں دشمنوں کے ہاتھوں اسیر
ہوئی اور اہل شام عیش و سرور میں تھے اور
پرچم اسلام کو بلند کیا۔ سلام ہو اس پر جس
کے بازو رسی سے باندھے گئے اور امام
زین العابدینؑ کی گردن باندھ دی گئی اور
انھیں کے ساتھ ۱۶/افراد اہلبیتؑ رسولؐ

مَا رَاَيۡتُ اِلَّا جَمِيلاً اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ يَا اَسِيرًا بِاَيۡدِ الۡاَعۡدَآءِ فِي الۡفَلَوَاتِ وَرَأَيۡتِ اَهۡلَ الشَّامِ فِي حَالَةِ الۡعَيۡشِ وَالسُّرُوۡرِ وَنَشۡرِ الرَّايَاتِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنۡ شُدَّ الۡحَبۡلُ عَلٰى عَضُدِهَا وَعُنُقِ الۡاِمَامِ زَيۡنِ الۡعَابِدِيۡنَ وَاَدۡخَلُوهَا مَعَ سِتَّةَ عَشَرَ نَفَرٍ مِنۡ آلِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ وَهُمۡ كَالۡاُسَرَاءِ مُقَرَّنِيۡنَ بِالۡحَدِيۡدِ مَظۡلُوۡمِيۡنَ۔ وَقَالَ عَلِيُّ ابۡنُ الۡحُسَيۡنِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ لِيَزِيۡدَ يَا يَزِيۡدُ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ لَوۡ رَاٰنَا عَلٰى هٰذِهِ الۡحَالَةِ ثُمَّ قَالَتۡ اُمُّ الۡمَصَآئِبِ زَيۡنَبُ لَهُ قَآئِلاً فَاَهَلُّوۡا وَاسۡتَهَلُّوۡا

کے اسیر کئے گئے اور لوہے میں جکڑے گئے تھے نیز مظلوم تھے اور علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں اے یزید! تیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا خیال ہے اگر وہ اس حالت میں دیکھیں گے تو کیا کہیں گے پھر ام المصائب زینبؑ نے اطمینان وسکون کے لہجہ میں فرمایا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ اے یزید اپنا ہاتھ روک لے جو لکڑی سے دندان مبارک ابوعبداللہ کو اذیت دے رہا ہے جو جنتیوں کے جوانوں کے سردار ہیں اور اسی وقت اپنے انتوں کو توڑ دیا پھر فرمایا اگرچہ زمانہ کی مصیبتوں نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ تم سے گفتگو کروں جب کہ تمہاری منزلت بہت حقیر ہے اور تمہاری پستی کو بڑا سمجھا اور میں

فَرَحًا ثُمَّ قَالُوا يَا يَزِيدُ لَا تَشَلُّ مُنْتَحِيًا عَلَى ثَنَايَا اَبِي عَبْدِ اللهِ سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَنْكُثُهَا بِمَحْضَرَتِكَ ثُمَّ قَالَتْ وَلَئِنْ جَرَتْ عَلَى الدَّوَاهِي مُخَاطِبَتُكَ وَاِنِّي لَاَسْتَصْغِرُ قَدْرَكَ وَاسْتَعْظِمُ تَقْرِيعَكَ وَاسْتَكْثِرُ تَوْبِيخَكَ لٰكِنَّ الْعُيُونَ عَبْرًا وَالصُّدُورَ حَرًّا اَلَا فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ اَقْدَامِكَ لِقَتْلِ حِزْبِ اللهِ النُّجَبَاءِ بِحِزْبِ الشَّيْطَانِ الطُّلَقَاءِ وَلَئِنِ اتَّخَذْتَنَا مَغْنَمًا لَتَجِدُنَا وَشِيكًا مَغْرَمًا حِينَ لَا تَجِدُوا اِلَّا مَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَاِلَى اللهِ الْمُشْتَكَى وَعَلَيْهِ

تمہیں بہت سرزنش کررہی ہوں لیکن آنکھیں گریاں ہیں اور ہمارا سینہ جل رہا ہے آگاہ ہو تعجب اور بہت تعجب ہے تمہارے اقدام سے جو گروہ الٰہی کو تم نے قتل کردیا۔ شیطانی لشکر کے ذریعہ اگر ہمارے مقتولین کو لے لیا ہوتا بطور غنیمت تو ہمیں جلد پا لیا ہوتا خسارہ اس وقت جب کہ تمہیں نہیں ملا مگر جو ان دونوں ہاتھوں سے کیا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا اسی کی بارگاہ میں شکایت ہے اور نرمی و سختی میں اسی پر اعتماد ہے اپنی فکر کو کام میں لاؤ اور اپنی کوشش کو وسیع کرو اور اپنی کوشش کو برباد کرو پس قسم بخدا ہمارا ذکر نہیں مٹے گا

الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ والرَّخَاءِ فَكِدْ
كَيْدَكَ وَسعَ سَعْيَكَ وَنَاصِبْ
جُهْدَكَ فَوَاللهِ لَا تَمْحُوا ذِكْرَنَا
وَلَا تُمِيْتُ وَحْيَنَا وَلَا تُدْرِكُ
اَمَدَنَا وَلَا تُرْحَضُ عَنْكَ عَارُهَا
وَهَلْ رَأْيُكَ اِلَّا فَنَدًا وَاَيَّامُكَ اِلَّا
عَدَدًا وَجَمْعُكَ اِلَّا بَدَدًا يَا يَزِيْدُ
اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى وَلَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوا فِي سَبِيْلِ
اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ۔ وَحَسْبُكَ بِاللهِ حَاكِمًا
وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
خَصْمًا وَبِجِبْرِيْلَ عَدُوًّا ثُمَّ
قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَتَمَ
لِاَوَّلِنَا بِالسَّعَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ

اور ہماری وحی نہیں مرے گی اور ہماری
عنایت وانتہا کو نہیں پا سکتا اور تمہیں
چھٹکارا نہیں ملے گا اس دن کی شرمندگی
سے کیا اے یزید تیرا خیال نہیں ہے مگر
غلط اور تمہارے دن گنے چنے ہیں اور
تمہاری جماعت پراگندہ ہے اے
یزید کیا اللہ کا قول تم نے نہیں سنا جو راہ
خدا میں شہید ہوئے انھیں مردہ نہ کہو
بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی
طرف سے رزق پا رہے ہیں۔ اے
یزید بس حاکم خدا ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وجبرئیل دشمن ہیں پھر
فرمایا کہ تعریف اس خدا کی جس نے
ابتداء کی مغفرت وسعادت سے اسی پر اختتام

وَلِاٰخِرِنَا بِالشَّهَادَةِ وَالرَّحْمَةِ اِنَّهُ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ الطَّاهِرِيْنَ الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

ہوا اور ہماری انتہا شہداء کے ساتھ رحمت الٰہی کے سایہ میں ہوئی وہ بیشک رحیم ومحبت کرنے والا اور ہمارے لئے کافی ہے بہترین وکیل ہے اور اللہ کی رحمت وسلام محمد پر ہو اور ان کے اہلبیتؑ پر جو طاہر اور ان ائمہ پر جو معصوم ہیں۔ آمین اے عالمین کے پالنے والے۔

زیارت حضرت رقیہ سلام اللہ علیہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا رُقَيَّةَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ تَحِيَّةً وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔

سلام ہو آپ پر اے ہماری بزرگ رقیہ آپ پر سلام وتحیہ ہو رحمت خدا واس کی برکتیں ہوں۔ سلام آپ پر جو امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی دختر ہیں سلام آپ پر جو فاطمہؑ زہراء کی بیٹی ہیں جو فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ سلام ہو

وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَه اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الْفَاضِلَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْبَهِيَّةُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ فَجَعَلَ اللهُ مَنْزِلَكِ وَمَاْوَاكِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ آبَائِكِ وَاَجْدَادِكِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُومِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَعَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْحَآفِّيْنَ حَوْلَ حَرَمِكِ الشَّرِيفِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

آپ پر جو خدیجۃ الکبریٰ کی دختر ہیں یہ خدیجہ مومنین ومومنات کی ماں ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے دختر ولی خدا۔ سلام ہو آپ پر اے ولی اللہ کی خواہر۔ سلام ہو آپ پر اے حسین شہید کی دختر۔ سلام ہو آپ پر اے صدیقہ جو شہید بھی ہوئیں۔ سلام ہو آپ پر اے جو خدا سے راضی اور خدا ان سے راضی۔ سلام ہو آپ پر اے پاک و پاکیزہ و متقی و پرہیزگار۔ سلام ہو آپ پر اے پاک نفس اور بہتر سلام ہو آپ پر اے مظلومہ جس نے مصائب کو برداشت کیا آپ پر اللہ کا سلام اور آپ کی روح وبدن پر اللہ نے آپ کا مقام ومنزل جنت میں قرار دیا ہے اپنے آباء واجداد کے ساتھ جو طیب وطاہر ومعصوم ہیں اور آپ پر سلام ہو جو آپ نے صبر کیا پس کتنی عمدہ و بہترین زندگی آخرت کی ہے اور ملائکہ آپ کی حرمت کے پاسدار ہیں جو آپ کے حرم شریف کے ارد گرد ہیں اللہ کی رحمت وبرکت ہو آپ پر اور اللہ کا سلام اپنے سردار محمدؐ اور ان کی طیب وطاہر آل پر ہو اور اپنی رحمت بکھیرے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

زیارت اہل قبور

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو اور یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَآ اَھْلَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَیْفَ وَجَدْتُّمْ قَوْلَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ۔

- تو خداوند عالم اس کے لئے پچاس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے مٹا دے گا۔

التماس سورہ فاتحہ

برائے ایصال ثواب

پرنس سرتاج مرزا مرحوم

ابن

مرزا جہاندار قدر صاحب مرحوم

حمد خدا و نعت رسولؐ

محترمہ بنت زہراء نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ

حمد خدا کیا کرو اس میں بڑا ثواب ہے
نعت نبیؐ پڑھا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

الفت آل فاطمہؑ اجرِ رسولؐ پاک ہے
اجر نبیؐ ادا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

سب سے بڑے رسولؐ ہیں سب سے بڑے امامؑ ہیں
ان کی بہت ثنا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

اپنے ہی واسطے دعا کرنے میں کیا بھلائی ہے
سب کے لئے دعا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

سچے بنو یہی تو ہے الفت صادقؑ نبیؐ
جھوٹ سے بس بچا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

جھوٹوں سے منہ کو موڑ لو سچوں کے ساتھ چل پڑو
سچ ہے کدھر پتا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

ملّا ہے حق بیانی سے آج ندیؔ جو منحرف
اس کے لئے دعا کرو اس میں بڑا ثواب ہے

نعت مرسل اعظم حضرت محمد مصطفیؐ

جناب سید رضا محمد نقوی رضاؔ جائسی

(ولادت: ۱۷؍ربیع الاول، ۱؍عام الفیل مطابق ۵۷۰ء۔ شہادت: ۲؍ربیع الاول ۱۱ھ)

بجز اس کے نبی کا نام نامی لے کے کیا کہیئے
ادھر کہیئے محمدؐ اور ادھر صل علیٰ کہیئے

مزا ہر بار حاصل کیجئے قند مکرر کا
زباں سے آپ جتنی بار بھی یا مصطفاؐ کہیئے

ملا ہے فطرتاً دین خدا ہم کو مقدر سے
اسے اک دین خالق کی، اسے حق کی عطا کہیئے

ہمارا رہنما وہ مرسلؐ محبوب داور ہے
جسے حق تک رسائی کا مکمل واسطا کہیئے

جو یوسف بر بنائے حسن، مطلوب زلیخا ہوں
تو محبوب خدا کو کیوں نہ مطلوب خطا کہیئے

جو حق کی معرفت چاہے وہ عارف ہو محمدؐ کا
یہ عبد خاص وہ ہے جس کو عبدِ حق نما کہیئے

حقیقت تو یہ ہے اسلام پھیلا خُلق احمدؐ سے
بزور تیغ اشاعت کہتے ہیں جو اُن کو کیا کہیئے

غلاموں کا سلام شوق جاتا ہے مدینے کو
کہیں اے کاش وہ کہہ دیں مری سب کو دعا کہیئے

جو کچھ ممکن ہوئی نعت نبیؐ عجلت میں لکھ ڈالی
سوا صل علیٰ کے اور کیا اب اے رضاؔ کہیئے

مدح حضرت علیؑ مرتضیٰ

شہنشاہ طنز و مزاح ریاست حسین رضوی شوقؔ بہرائچی مرحوم

(ولادت: ۱۳؍رجب، ۳۰عام الفیل۔ شہادت: ۲۱؍رمضان ۴۰ھ)

ہے اتنی ہیبت جنابِ بنتِ اسد کے لختِ دل و جگر کی
ملائے اس شیرِ نر سے آنکھیں کہاں یہ ہمت کسی سور کی

یہ جنت اور میوہ ہائے جنت کا ذکر اب ہے فضول واعظ
یہ منّ و سلویٰ کے دن نہیں ہیں یہ فصل ہے آلو اور مٹر کی

رہے تصور جو میرے مولیٰ علیؑ کی شیریں بیانیوں کا
تو پھر ضرورت نہ شہد کی ہو نہ کوئی خواہش رہے شکر کی

نہ زاہد خشک سے علیؑ خوش نہ تو خدا کا رسولؐ راضی
جگہ نہ پائی کوئی لور میں نہ سیٹ کوئی ملی اَپر کی

جناب واعظ کو جانفشانی کی داد دی یوں فرنگیوں نے
کہ پیٹھ ٹھونکی ہے بارہا جیسے ابن مریمؑ نے اپنے خَر کی

جو آمدِ بت شکن کی آکر کسی خبردار نے خبر کی
تو بندھ گئی گِھگّھی ڈر کے مارے حرم میں اصنام سیم بر کی

اِدھر جلالِ نبیؐ سے خطرہ اُدھر ہے اک بت شکن کی ہیبت
پڑے ہیں چکّر میں لات و عزّیٰ بچائیں چوٹیں کِدھر کِدھر کی

یہ وہ ہیں دنیا میں رہ کے بھی جو فریب دنیا نہ کھا سکیں گے
یہ رنگ ہر اک کا جانتے ہیں انھیں ہے پہچان ہر کلر کی

علیؑ جسے مل گئے جہاں میں خدا اُسے مل گیا جہاں میں
جو سوئے کعبہ گئی ہیں راہیں وہی ہیں راہیں علیؑ کے گھر کی
خدا نے دامادِ مصطفیؐ کو بنایا مختار کُل جہاں کا
حدودِ امکاں جو اِن کے پائیں یہ تاب کیا ہے اوَر سِیر کی
قطار اونٹوں کی جس نے سائل کو دے دی اک روٹی مانگنے پر
تو آ گیا لَنچ کو پسینہ نگاہ شرما گئی ڈِنر کی
وہ شیرِ داور کی ایک ضربت سرِ بنِ ود پہ یوم خندق
کہ جس کے آگے پھسڈی ٹھہری جہاں میں طاعت زمانے بھر کی

مدح حضرت فاطمۃ الزہراؑ

ندیؔ الہندی

(ولادت: ۲۰/جمادی الثانی، ۵/بعثت۔شہادت: ۳/جمادی الثانی ۱۱ھ)

آیۂ تطہیر پڑھ کر کیا کہوں کیا پڑھ لیا
بنت احمدؐ تیری عصمت کا قصیدہ پڑھ لیا
جب کبھی بھی زوجۂ حیدرؑ کا خطبہ پڑھ لیا
یوں ہوا محسوس جیسے اک صحیفہ پڑھ لیا
جب کنیزوں نے کسی دم روئے زہراؑ پڑھ لیا
دیدہ ودل نے یقینا پورہ سورہ پڑھ لیا
اُس کو زہراؑ کی بلندی کا بڑا احساس ہے
جس کسی نے مصحفِ اخلاقِ فضّہ پڑھ لیا
غیرِ فضّہ ہے کنیزوں میں کوئی جس نے ہر اک
سیدہؑ کے چشم و ابرو کا اشارہ پڑھ لیا
اس کو قرآں کا سمجھنا ہوگیا آسان تر
دل لگا کر جس نے بھی نہج البلاغہ پڑھ لیا
ذکر زہراؑ کی بدولت فکر زہراؑ کی قسم
بہتوں نے افسانۂ احسانِ زہراؑ پڑھ لیا
پڑھ کے آیات واحادیثِ فضائل شاد ہوں
جی یہی کہتا ہے تھا جو آج پڑھنا پڑھ لیا
نامۂ تقدیر میں میں ہوں کنیز فاطمہؑ
میں نے اس جملے میں سب قسمت کا لکھا پڑھ لیا
مرقدِ زہراؑ کی جانب دل کھنچا جاتا ہے کیوں
لگتا ہے بی بی نے مکتوبِ تمنّا پڑھ لیا
سوچتی ہے خود ندیؔ الھندی ثنا خوانی کے بعد
کتنا اچھا لکھ لیا اور کتنا اچھا پڑھ لیا

مدح امام حسن مجتبیٰ ؑ

(ولادت: ۱۵/رمضان ۲/۳ھ۔ شہادت: ۲۸ صفر ۵۰ھ)

ندیؔ الہندی

پھر ہوئی توفیق پھر لکھا قصیدہ آپ کا
ہوتا ہے کس حسن سے احسان، مولا آپ کا

مرسلؐ اکبر کے بیشک سبطِ اکبر آپ ہیں
کیا بڑا دنیا میں رکھا رب نے رشتہ آپ کا

بانئ اسلام نانا محسنِ اسلام جد
اور ملقب کلِّ ایماں سے ہے بابا آپ کا

ماں بقولِ مصطفیٰؐ سردار عورات جہاں
کیسے ممکن ہے تقابل ابنِ زہراؑ آپ کا

سچے موتی بانٹتے ہیں آپ ہی کے لعلِ لب
اور کبھی بھی کم نہیں ہوتا خزانہ آپ کا

آپ ہی کے در کے نوکر قدسیان عرش ہیں
آستاں ہے عرش اعظم سے بھی اونچا آپ کا

ناز برداری کی حد ہے عید کے دن خود رسولؐ
سیدہؑ کے گھر سے نکلا بن کے ناقہ آپ کا

آپ ہیں بابِ مدینہ غاصبوں کو کیا خبر
درحقیقت ہے زمانے میں مدینہ آپ کا

آپ کے مسلک کو روشن کرتا ہے حسنِ سلوک
خلد تک سیدھا چلا جاتا ہے رستہ آپ کا

اس لئے بے خوف ہوں اس عہد پُرآشوب میں
ہے ندیؔ الہندی کو اے آقا سہارا آپ کا

مدح حضرت امام حسین ؑ

لسان الشعراء مولانا سید مجاور حسین نقوی تمنّاؔ جائسی

(ولادت: ۳/شعبان ۳/۴ھ۔ شہادت: ۱۰/محرم ۶۱ھ)

نہ جانے کس کے شوق دید میں ہیں جا رہے تارے
کہ مُڑ کر ساتھیوں کو بھی نہیں اب دیکھتے تارے

حسین ؑ ابن علی ؑ پیدا ہوئے ذرے بنے تارے
ضیا سے چہرۂ پُرنور کی شرما گئے تارے

نہ طعنہ زن ہوں کیوں مہتاب پر چھوٹے بڑے تارے
کہ نکلیں گی جناب سیدہؑ اب دیکھنے تارے

مرے مولا ترے حُسنِ عقیدت کے وہ ہیں عالم
دکھائی دیتے ہیں گردوں پہ جو چھوٹے بڑے تارے

سماں اس رات کا ہے آسماں پر دید کے قابل
مہِ نو کی کہیں ضو ہے کہیں چھٹکے ہوئے تارے

کوئی کہہ دے نجومی اب اُٹھا رکھیں حساب اپنا
کہ مالک آج کل ہیں دن کے ذرّے رات کے تارے

ہوئے تھے چشمکوں سے برق کی پہلے تو شرمندہ
مگر جب ابر کا پردہ ہٹا تو ہنس پڑے تارے

نہ جانے ہے یہ جلوہ کہکشاں کا آج گردوں پر
کہ دوہری باندھ کر صف سوئے یثرب ہیں چلے تارے

ترے ملبوس پر اے چرخ اب نظریں نہیں تھمتیں
ازل کے دن ٹکے تھے کیا اسی شب کے لئے تارے

مٹا شکوہ مریضِ ہجر کو اب تیرہ بختی کا
خوشی سے قلب یوں چمکا بنے سب آبلے تارے

یہ کس کے حسن نے کی دفعتاً ایسی کشِش پیدا
کہ سینوں سے کھنچے دل، اور گردوں سے کھنچے تارے

بنایا ہے جسے مشتاق نظروں نے ملائک کی
اُسی تار نگہ کے جال میں اب ہیں پھنسے تارے

سوم شب ماہ شعباں کی کچھ اس انداز سے آئی
کہ خود اپنی تجلی دیکھ کر ہنسنے لگے تارے

نہیں بے وجہ ان کا جھلملانا آج گردوں پر
کسی کے حُسن روز افزوں کے دیتے ہیں پتے تارے

یہ کس کے پرتو رخسار سے کیا جانے شرم آئی
کہ گر کر خاک میں چھپنے لگے ٹوٹے ہوئے تارے

حباب بحر وقت صبح پانی پر یہ تاباں ہیں
اُبھر آئے ہیں یا سب چرخ کے ڈوبے ہوئے تارے

خجل ہوتے نہ کیوں اس شب کو انجم ضو سے زرّوں کی
کہ وہ نزدیک کے تارے تھے اور یہ دور کے تارے

سحر نے آسماں پر جب کہ پوشاک شفق بدلی
تو جو پہلے رو پہلے تھے سُنہرے وہ ہوئے تارے

زمیں سے آسماں تک آج یہ کس کی ضیا پھیلی
کہ گلشن میں کھلے گل اور گردوں پر ہنسے تارے

نچھاور کررہا تھا کچھ ضرور اس شب کو گردوں بھی
مگر کیا جانے وہ موتی تھے یا تھے چرخ کے تارے

سحر کو اُوس کے قطروں کا اُڑنا یہ بتاتا ہے
کہ مرکز پر چلے پھر رات کے ٹوٹے ہوئے تارے

نظر کرنا رُخِ پُرنور پر کب شہ کے آساں تھا
ہنسی بجلی بھی یوں شرما کے بادل میں چھپے تارے

جو آغوش جنابِ سیدہؑ میں آج ہے بچہ
اسی کو آنکھیں کھولے رات بھر ڈھونڈھا کئے تارے

کہیں جس کو رسولؐ حق خود اپنی آنکھ کا تارا
نہ ہوں بے چین کیوں افلاک پر اُس کے لئے تارے

جہاں کا ذرّہ ذرّہ ہو منور جس کے پرتو سے
بچھائیں کیوں نہ آنکھیں اپنی اُس کے واسطے تارے

تمنّاؔ شبّرؑ و شبّیرؑ کے رتبوں کا کیا کہنا
زمانے میں اُتر آئے تھے یہ دو عرش کے تارے

توصیف امام زین العابدینؑ

ندیؔ الہندی

(ولادت: ۱۵/جمادی الثانی ۳۸ھ۔ شہادت: ۲۵/محرم ۹۵ھ)

جس کو تم کہتے ہو علم و آگہی کی بات ہے
وہ علیؑ ابنِ حسینؑ ابنِ علیؑ کی بات ہے

جان دینا الفتِ سجادؑ پر ہے زندگی
اہلِ حق کے واسطے یہ تو خوشی کی بات ہے

موت آنی ہی ہے جب تو مر نبیؐ کی آل پر
مرنے والے بس اسی میں زندگی کی بات ہے

ہاتھ کے دھوون اشارہ پا کے بن جائیں گہر
میرے مولاؑ! یہ یقیناً آپ ہی کی بات ہے

سر اُٹھا کے کہہ رہا ہے کوئی قیدی حق کی بات
کیوں نہ باطل سرنگوں ہوئے علیؑ کی بات ہے

ایک قیدی کا تکلم بھی صحیفہ بن گیا
سوچئے توکس قدر دیدہ وری کی بات ہے

تھا جو پابند الم مخدوم عالم ہوگیا
اے امیر شام تجھ پر یہ ہنسی کی بات ہے

تازگی ہے تذکروں میں سید سجادؑ کے
جب سنو لگتا ہے جیسے یہ ابھی کی بات ہے

دل منور گھر منور مدحتِ سجادؑ سے
بات اتنی ہے مگر یہ روشنی کی بات ہے

الفتِ عابدؑ اگر ہے خوب کر اعمال خیر
اے ندیؔ الھندی یہی تو پیروی کی بات ہے

مدح امام محمد باقرؑ

قائم مہدی نقوی تذہیبؔ نگروری

(ولادت: یکم رجب ۵۷ھ۔ شہادت: ۷/ذی الحجہ ۱۱۴ھ)

قطعہ

غرق ہوتا ہے ظلمتوں کا امام
دیکھو فرعون کو بچا کب ہے

گر گیا ہے کنویں میں ابن امام
ہاں مگر اس کو کچھ ہوا کب ہے

اس لئے ڈوبتے نہیں باقرؑ
نور پانی میں ڈوبتا کب ہے

بزم مدحت میں محبت چاہئے ہم سبھوں کو اپنی جنت چاہئے
ہم کو باقرؑ تک پہنچنا ہے ضرور گر محمدؐ کی شریعت چاہئے
الفت مولا سے مالا مال ہوں کب مجھے دنیا کی دولت چاہئے
ان کے دروازے پہ رکھنے کے لئے مثلِ دل شمع عقیدت چاہئے
تفرقہ نے کردیا برگ خزاں آج آپس میں اخوت چاہئے
یہ زمانے کی حکومت کچھ نہیں اصل میں دل پر حکومت چاہئے
مقتضائے انتشار دہر ہے آل احمدؑ کی قیادت چاہئے
روشنئ دیدہ و دل کے لئے الفت نور امامت چاہئے
اے امام پنجم عالی وقار بس متاع عزم و ہمت چاہئے
آلؑ و قرآں میں جدائی ہے محال ہر گھڑی قرآں کو عترت چاہئے
وصف گل ہے رنگ و بوئے دل پذیر آدمی کو آدمیّت چاہئے
چاہتی ہے ہم کو جنت جانے کیوں ہم نہیں کہتے کہ جنت چاہئے
شاعری مثلِ ریاضی ہے حضور اس کو بھی کافی ریاضت چاہئے
کوشش پیہم ہے یہ تذہیبؔ کی فکر کے دامن کو وسعت چاہئے

مدح امام جعفر صادقؑ

ندیٓ الہندی

(ولادت: ۱۷ربیع الاول ۸۳ھ ۔شہادت: ۱۵رشوال ۱۴۸ھ)

وصیٔ مرسل اعظمؐ ہیں حضرت جعفر صادقؑ
تبھی تو کرتے ہیں کار رسالت جعفر صادقؑ
ہے واجب آپ کی لاریب مدحت جعفر صادقؑ
مگن ہے چونکہ دریائے طبیعت جعفر صادقؑ

انھیں حاجت نہیں دنیا کی، بس اللہ کافی ہے
مگر ہیں سارے عالم کی ضرورت جعفر صادقؑ

نہ کیوں تعلیم دیں علم پیمبر کی زمانے کو
ہیں بیشک وارثِ علمِ نبوت جعفر صادقؑ

تمہیں جو چھوڑ دے سچ میں وہ سچا ہو نہیں سکتا
تمہارے ساتھ رہتی ہے صداقت جعفر صادقؑ

تمہاری دشمنی انساں کو لے جاتی ہے دوزخ تک
تمہارے نام پر ملتی ہے جنت جعفر صادقؑ

زمانہ اس قدر روشن تمہارے علم ہی سے ہے
تمہیں ہو فخرِ اربابِ بصیرت جعفر صادقؑ

یقینا روح پھونکی آپ نے جسم تفقہ میں
ہے دم سے آپ کے جان شریعت جعفر صادقؑ

مجھے ذرہ برابر ڈر نہیں ہے جلنے والوں سے
ہے چونکہ آپ کی چشم عنایت جعفر صادقؑ

خدا شاہد کہ بس ہے آپ سے اور آپ کے گھر سے
ندیؔ الہندی کو امیدِ شفاعت جعفر صادقؑ

منقبت امام موسیٰ کاظمؑ

شاعرۂ آل محمدؐ تنظیم زہراء نقوی کنیزؔ اکبر پوری

(ولادت: ۷ر صفر ۱۲۸ھ۔شہادت: ۲۵ر رجب ۱۸۲ھ)

کیوں نہ ہوں خوب کنیزان امام کاظمؑ — ہیں عزیز حق کو عزیزان امام کاظمؑ
جس کسی کو ہوا عرفان امام کاظمؑ — ہو گیا پھر وہ ثنا خوان امام کاظمؑ

جس جگہ جاؤ وہاں ہوتا ہے ذکر مولیٰ — جگ میں چھائے ہیں محبان امام کاظمؑ
ماننا حکم نبیؐ فرض ہے جیسے ہم پر — فرض ہے ویسے ہی فرمان امام کاظمؑ
جب کریمی واطاعت پہ نظر کی ہم نے — جان و دل ہو گئے قربان امام کاظمؑ
رزق دیتا ہے خدا ان کے سبب عالم کو — ساری دنیا پہ ہے احسان امام کاظمؑ
در اقدس پہ جبیں رکھیں گے پھر اپنی کنیزؔ — ہم جب ہو جائیں گے مہمان امام کاظمؑ

مدیح امام رضاؑ

ندیؔ الہندی

(ولادت: ۱۱/ذیقعدہ ۱۴۸ھ۔ شہادت: ۱۷/صفر ۲۰۳ھ)

ہر طرف ہے روشنی کی بات اب — بن گئی ہے زندگی کی بات اب
آٹھواں ہادیؑ جہاں میں آگیا — بڑھ گئی عشق علیؑ کی بات اب
ہر جگہ شیریں بیانی کا ہے شور — کیسے سن لے کوئی پھیکی بات اب
کب خبر دی تھی نبیؐ نے آج کی — ہو گئی پوری کبھی کی بات اب
دشمنی کی بات سے کیا فائدہ — کیجئے تو دوستی کی بات اب
جس گلی سے زندگی تقسیم ہو — کیجئے ایسی گلی کی بات اب
مر رہی ہوں اب تو اہلبیتؑ پر — موت میں ہے زندگی کی بات اب
صرفِ مدحت پھر ندیؔ الہندی ہوئی — کر رہی ہے اپنے جی کی بات اب

مدح حضرت امام محمد تقیؑ

علامہ سید کلب احمد نقوی ماتی جائسی

(ولادت: ۱۰/رجب ۱۹۵ھ۔ شہادت: ۲۹/ذیقعدہ ۲۲۰ھ)

تمنا لائی ساحل تک سفینہ جان مضطر کا
کہے تو کیا کہے شاہا، اگر مانگے تو کیا مانگے

رہے گی خلوتِ امروز دنیا میں جو محرومی
سہارا پھر تو بس ہے جلوت فردائے محشر کا

نظارے کی تمنا چاہتی ہے رو برو تم کو
نہ مانوں گا سر بالیں نقاب رخ اگر سرکا

جسارت ہو اگر یہ التجائے جلوہ فرمائی
تو اپنی ہی طرف رخ پھیر دو اس دیدہ تر کا

تمہارا اختیار نظم قدرت جانتا ہوں میں
تمہارا اک اشارہ اور پھر جانا مقدر کا

تمہارے حکم میں ہے قوت حکم ید اللّٰہی
نگاہوں میں ہے پھر جانا رخ مہر منور کا

امید موت سے تسکین پائی جیتے جی میں نے
یقیں اتنا تھا وقت واپسیں دیدار حیدرؑ کا

علیؑ ہی کا نہیں ان کے ہر اک فرزند کا جلوہ
سمجھتا ہوں کہ حصہ ہے نگاہوں کے مقدر کا

فدا ہو جان ماتی اے تقیؑ تم بھی تو آؤ گے
کہ آساں مرحلہ ہو جائے نزع روح مضطر کا

تم اے شاہ شہاں فرزند و وارث مرتضیٰ کے ہو
وہی رتبہ تمہارا جو تمہارے جد اطہر کا

کوئی مشکل نہیں مولا تمہارے واسطے مشکل
ابھی کھلتا ہے آجائے جو عقدہ فتح خیبر کا

جدارِ کعبہ، شاہا! راہ دے سکتی ہے تم کو بھی
مگر بے سود ہے اظہار اعجاز مکرر کا

زبان ابن اکثم گنگ حضرت کے تکلم سے
کوئی کیوں امتحاں لے وارثِ علم پیمبرؐ کا

طواف آستان مرتضیٰ مقصود خلقت ہے
وگرنہ کون سا مصرف ہے مہر و ماہ و اختر کا

پڑھوں مطلع کہ جس کی روشنی میں اہل حاجت کو
نظر آجائے مطلع آفتاب جودِ سرور کا

جواد اک نام ہے معروف اس فرزند حیدرؑ کا
مگر جو گنج قدرت میں ہے سب قبضے میں ہے تیرے

ترا اور خانوادے کا ترے مداح ہے ماتی
دم آنکھوں میں ہے یا شوق نظر ہے زندگی بھر کا

مخمس در مدح حضرت امام علی نقیؑ

سید رئیس حسین نقوی عاصیؔ جائسی

(ولادت: ۵/رجب ۲۱۴ھ۔ شہادت: ۳/رجب ۲۵۴ھ)

(۱)

زباں سے کیسے کہیں ہم کہ دل ہے کاہش جاں
ہے دل تو ایک مگر دل میں لاکھ ہیں ارماں
یہ بات اور ہے فتنے کا ہے یہی ساماں
اسی میں راز محبت بھی ہوتا ہے پنہاں
یہی وہ دل ہے اٹھاتا ہے جو غم ہجراں

(۲)

کبھی تو کہتے ہیں اس دل کو ہم دل ویراں
کبھی یہ ہوتا ہے قسمت سے منزل جاناں
ہم اپنی جان کو اس پر نہ کیوں کریں قرباں
ذرا سی چیز اور اس کے ہزارہا خواہاں
نہیں شک اس میں کہ دل کا وسیع ہے داماں

(۳)

یہی وہ دل ہے جو خوف و رجا کا مسکن ہے
یہی وہ دل ہے جو مہر و وفا کا گلشن ہے
یہی وہ دل ہے جو حلم و حیا کا معدن ہے
یہی وہ دل ہے جو لطف و عطا کا مخزن ہے
اسی میں سارے جہاں کی ہے داستاں پنہاں

(۴)

اسی میں جذبۂ الفت کو موجزن پایا
اسی کا ہر عمل نیک و بد پہ ہے سایا
یہی ہے دین کا دنیا کا بھی یہ سرمایا
یہی ہے کعبے کا ہمسر اور اس کا ہمپایا
اسی میں معرفتِ حق کے راز ہیں پنہاں

(۵)

یہ جذب دل ہے جو مجھ کو مدینہ لے کے چلا
ہے رشک وادیٔ ایمن جہاں کا ہر ذرا
نبیؐ کے گھر میں محمد اک اور آج آیا
امام خلق جو ہے، ہے لقب نقیؑ جس کا
اسی سے پائے گا انساں تقرب یزداں

(۶)

یہ اس صدف کے گہر ہیں نہیں ہے جس کا جواب
یہ بحر جود و سخا کے ہیں گوہر نایاب
بجز نبیؐ کے ملے کس کو لعل یوں شب تاب
جہاں میں در سے انہیں کے کھلے علوم کے باب
نہ شہر علم بھی کس طرح ان پہ ہو نازاں

(۷)

فرشتے عرش سے آئے ہیں تہنیت دینے
نبیؐ کے لال پہ سب جان و دل سے ہیں صدقے
شرف حضوری کا قسمت سے مل گیا ہے جسے
زیارت آج امام دہمؑ کی کی اس نے
تقیؑ کی گود میں ہے آج پارۂ قرآں

(۸)

ہے جس کا تابع فرماں ہر ایک جن و بشر
جو آڑے وقت میں دین خدا کی ہوگا سپر
جو چین ہے دل مادر کا اور جان پدر
تقیؑ کے ہاتھوں پہ اس طرح ہے وہ نور نظر
کہ جیسے رحل پہ رکھا ہو پارۂ قرآں

(۹)

جسے ملا نہ کسی سے ہو کچھ وہی ترسے
ملا ہے ہم کو تو سب کچھ رسول کے گھر سے
نصیب ہو جو زیارت کبھی مقدر سے
لگائیں مرقد پرنور دیدۂ تر سے
ہے دل میں عاصیؔ ناشاد کے یہی ارماں

مدیح امام حضرت حسن عسکریؑ

ندیؔ الہندی

(ولادت: ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ۔ شہادت: ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ)

رسائی دیدہ و دل کی امامِ عسکریؑ تک ہے
ہمارا رابطہ بس روشنی سے روشنی تک ہے

ولائے عسکریؑ پر مرنے والے جی کے رہتے ہیں
اسی مرجانے پر قربان خود سے زندگی تک ہے

رہِ نعمات ہی مذہب مرا ہے سچ میں کہتی ہوں
تگ و دو اپنی اے مولاؑ! تمہاری ہی گلی تک ہے

تواتر سے وہی ہیروں کی بوسہ گاہ بنتی ہے
رسائی جس جبیں کی اُس گلی کی کنکری تک ہے

وہی اللہ والا ہے وہی احمد کو پیارا ہے
کہ جس کا سلسلہ یارو! درِ آلِ نبیؐ تک ہے

وہی افراد معلومات کی دنیا میں جیتے ہیں
کہ جن کی آمد وشد علم کی بارہ دری تک ہے

محبِّ عسکریؑ دعوے سے کہتی ہوں بہشتی ہے
وہی دعویٰ جو پہلے تھا وہی دعویٰ ابھی تک ہے

عطا خالق نے کی ہے طاقتِ ''کُن'' میرے مولا کو
عدو کی رفعتِ پرواز بس جادوگری تک ہے

دعا ہوتے ہی لو بغداد جل تھل ہوتا جاتا ہے
نظامِ ابتری سارے کا سارا اب تری تک ہے

جو کل بیکل تھے اب شاداب ہیں بارانِ رحمت سے
پہنچ اصواتِ زندہ باد کی دریا دلی تک ہے

ندآئے آلؑ احمدؐ کو ندائے آسمانی ہے
اثر مدحت کا تیری سُن! دل ابنِ علیؑ تک ہے

مدح امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف

مولانا سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی

(ولادت: ۱۵ر شعبان ۲۵۵ھ۔ غیبت کبریٰ: از ۳۲۹ھ الیٰ ماشاءاللہ)

وہ تو آتے ہی ہیں کیوں کہتے ہو آنا چاہئے ۔۔۔ اپنی آنکھوں سے تمہیں پردہ اٹھانا چاہئے
ان کے لائق پہلے اپنے کو بنانا چاہئے ۔۔۔ ورنہ یہ بیکار ہے کہنا کہ آنا چاہئے

نرجس خاتون کی قسمت کے تارے کے لئے
مرضئ رب ہے ہمیشہ جگمگانا چاہیے

شعلہ افشانئ غم ان کو دکھانی ہے اگر
شمع دل مدھم ہے اس کی لو بڑھانا چاہیے

خواب ہی میں وہ کہیں ملتے تو ان سے پوچھتے
اب ہمیں کب تک غم فرقت اٹھانا چاہیے

آؤ نالوں سے کریں ہنگامۂ محشر بپا
ان کے آنے کے لئے کوئی بہانا چاہیے

تا نظر آئے انھیں ہر سمت اپنا ہی جمال
بام و در پر آئینے دل کے لگانا چاہیے

روتے روتے جستجوئے گوہر مقصود میں
آرزوئے دید کو ساحل بنانا چاہیے

تا وہ سیدھے آئیں اپنی محفل عشاق میں
آج خضرا تک چراغ دل جلانا چاہیے

جائے خط بھیجوں لفافے میں دلِ مشتاق کو
اس بہانے ہی سے ان کو دیکھ آنا چاہیے

اے فرشتو! نامۂ اعمال کیا دیتے ہو تم
میرے ہاتھوں میں تو دامن ان کا آنا چاہیے

آرہی ہے بھینی بھینی ان کی زلفوں کی شمیم
بارش انوار میں چل کر نہانا چاہیے

کہتی ہے تاریخ مدحت، مدحِ مولاؑ کے لئے
لاکھوں صدیوں کے برابر اک زمانا چاہیے

زُہرہ کو چھونا ہے کیا سورج کا بوسہ لیں گے ہم
آفتاب غیب بس کعبے میں آنا چاہیے

اے تخیل بدر نرجس کے سراپا کے لئے
پردۂ افکار پر سورج بنانا چاہیے

جھوٹ کی کم عمر ہوتی ہے مثل مشہور ہے
فہم غیبت کو نگاہ عارفانا چاہیے

ان کے جلوے ہی کچھ ایسے ہیں کہ آنکھیں ماند ہیں
چشم دل کو کم سے کم سورج بنانا چاہیے

کہہ دو عیسیٰؑ سے کہ ان کی پیروی آساں نہیں
سر کے بل چل کر انھیں کعبے تک آنا چاہیے

مقصد عمر جناب نوح بھی ہے منتظر
یہ خبر طوفانِ رحمت کو سنانا چاہیے

آخری تصویر عصمت ہے یدِ قدرت کی تو
ہاں مشیئت کو کلیجے سے لگانا چاہیے

سہمی سہمی مادرِ گیتی ہے اے حیدر کے لال
اس کو تخریب تصادم سے بچانا چاہیے

خط میں بھیجا ہے قصیدہ اس یقیں پر اے اسیفؔ
آج ابنؑ روح کو پڑھ کر سنانا چاہیے